تو میرا جنون

تحریر: ہما قیصر

READER
BURAQ

ذوقِ ستم جنون کی حدوں ں سے گزر گیا

کم ظرف زندہ رہ گئے انسان مر گیا۔۔۔

وہ جیسے جیسے سٹیرھیاں اتر رہی تھی اسے اپنی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔"بیوٹیفل" وہ اسے دیکھ کر اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

اووو ہیلو! منہ بند کر لو مکھی چلی جائے گی عالیشہ روحان کا آدھ کھولا منہ دیکھ کر بولی۔ایک منٹ مجھے پتا ہے میں بہت پیاری لگ رہی ہوں میں نے دوبار اپنی شیشے میں دیکھتے ہوئے بلائیں بھی لی تھیں وہ اسے ایسے کہہ رہی تھی جیسے اسے پتا تھا کہ اگلہ بندہ اسے کیا کہے گا۔عالیشہ وائٹ رنگ کی میکسی پہنے دوپٹہ گلے میں لٹکائے بالوں کو کندھوں پر چھوڑے جو کمر کو چھو رہے تھے روحان کے دل میں اتر رہی تھی۔بولو بھی کیا ہوا وہ اس کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولی۔۔۔اس نے تو جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو وہ تو اس کی سرمئی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔روحان بولو بھی۔۔۔۔عالیشہ اسے ہلاتے ہوئے بولی۔ہاں۔

روحان اس کے ہلانے پر چونک کر ہال میں آیا۔۔کیا بول رہی تھی وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔عالیشہ جو اس کے لیے تیار نہیں تھی اس کے سینے سے ٹکرائی۔میری طرف دیکھو وہ اسے کمر سے مضبوطی سے پکڑے اسکا چہرا اوپر کرتے ہوئے بولا۔ چھوڑ دو مجھے جنگلی انسان وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر خود کو چھوڑاتے ہوئے بولی۔سنو!روحان کمر پر گرفت سخت کرتے ہوئے بولا۔ آج میرا جنگلی پن دیکھ ہی لو روحان عالیشہ کے ہونٹوں پر فوکس کرتے ہوئے بولا۔ک ک کیا مطلب تمہارا عالیشہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔ارے ایش تم یہاں کیا کر رہی ہو پیچھے سے کسی کی آواز آئی تو روحان نے اسے فوراً اپنی گرفت سے آزاد کیا۔کوئی اسے وہاں سے کھینچتا ہوا لے گیا اور وہ مسلسل کہہ رہی تھی چھوڑو مجھے۔۔

عالیشہ۔۔۔عالیشہ۔۔۔

****

رات کا پتا نہیں کون سا پہر تھا جب وہ بڑبڑا کر اٹھا۔ اس کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار تھیں۔ اس کا گلا بری طرح خشک ہو چکا تھا۔ جب اچانک اس کی نظر وال پر لگی تصویر پر گئی۔ کیوں کیا میرے ساتھ ایسا وہ چلایا تھا اور ساتھ ٹیبل پر پڑا لیمپ سامنے شیشے میں دے مارا اس کے بعد بھی اس کے درد کی شدت کم نہیں ہوئی تھی اور وہ ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرف لپکا جو کرچیوں کی صورت میں زمین پر پڑا اس کے درد پر رو رہا تھا اس نے ایک کرچی اٹھائی اور اپنے ہاتھ پر چلانے لگا۔۔۔

I hate you Alisha...

تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔

تم کیسے مجھ سے درو ہو گئی۔ تم کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ ایسے وہ چلاتے ہوئے بولا۔ لیکن اس بند کمرے میں کون اس کی سننے والا تھا۔۔۔ خدا اہاں خدا تھا جو سن بھی رہا تھا اور دیکھ بھی رہا تھا اس کا جنون۔ اس نے ایک جھٹکے سے کانچ زمین پر پھینکا اور سسکتے ہوئے وہیں پر بیٹھ گیا

" اسے کہو کہ بہت نامراد شے ہے جنون

اسے کہو کہ مجھے جنون ہے اس کا"۔۔۔۔

*****

زوبیہ کہاں رہ گئی ہو؟ زوحہ جو کب سے اس کو کال کر رہی تھی۔ زوبیہ کے کال اٹھانے پے اس پر برس پڑی۔۔۔ آرہی ہوں میں یار رش ہے بہت زوبیہ جو بہت دیر سے کیب میں بیٹھی سگنل سبز ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ ارے بھائی آگے کر لو بائیک آپ لوگوں کی وجہ سے ہی ٹریفک جام ہوتا ہے وہ کیب سے سر باہر نکالے کسی کو بول رہی تھی۔۔۔ یار جلدی آجاؤ آج عالیشہ کا نکاح ہے۔ تمھیں یاد ہے؟؟؟؟ زوحہ بولی۔۔۔ ہاں ہاں یاد ہے زبان دانتوں

کے نیچے دے کر بولی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھول چکی تھی۔اوکے ! ٹریفک کھل گیا ہے بائے بائے جلدی آنے کی کوشش کرتی ہوں زوبیہ نے ساتھ ہی کال ڈسکنکٹ کر دی۔

کیاہوا؟؟؟کب تک آئے گی یہ لڑکی؟؟؟؟

حسینہ بیگم زوحہ کو دیکھ کر بولیں۔جو کب سے عالیشہ کو کچھ سمجھانے میں مصروف تھی۔

ایک منٹ رکنا ذرا۔۔۔

امی آتی ہو گی آپ خوا مخواہ پریشان ہو رہی ہیں وہ حسینہ بیگم کا پریشان چہرہ دیکھ کر بولی۔حسینہ سلمان اور سلمان احمد جن کی دو جڑواں بیٹیاں تھیں زوحہ اور زوبیہ۔

❣ □□□ ❣ □□□□ ❣ □□ ❣

زوبیہ اب کیب سے اتر چکی تھی اور اب سڑک پر تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی۔اچانک وہ کسی سے ٹکرائی اس کے ہاتھ سے سب بیگ نیچے گر چکے تھے۔۔۔

اندھے ہو نظر نہیں آتا آنکھیں گھر بھول آئے ہو زوبیہ غصے سے بولی۔۔

میڈم دیکھ کر آپ نہیں چل رہی تھیں اور زبان سنبھال کر بات کریں وہ اپنا کالا چشمہ اتارتے ہوئے بولا ۔

اووو مسٹر اب تم مجھے تمیز سکھاؤ گے جو خود اندھوں والا چشمہ لگا کر گھوم رہا ہے زوبیہ اس پر برس پڑی۔

اف وہ دوبارہ اپنا کالا چشمہ آنکھوں پر لگا کر آگے بڑھ گیا۔۔

توبہ ہے یا خدا تو بھی کیسے کیسے لوگوں سے ملوا دیتا ہے زوبیہ زمین پر گرے بیگ اٹھاتے ہوئے بولی پتا نہیں کیسا دن گزرے گا میرا۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی بس میں چڑھ گئی۔۔وہ جیسے ہی بس میں چڑھی وہاں صرف ایک ہی سیٹ تھی جب اس کی نظر سامنے کسی آدمی پر پڑی جو اسی کی طرف آ رہا تھا۔وہ جلدی سے سیٹ پر بیٹھ گئی اور ساتھ بیٹھی عورت سے بات کرنے لگی۔

پتا ہے آنٹی جی آپ کو۔۔۔ جلدی جلدی میں ابھی انتہائی منحوس انسان سے ٹکرا گئی۔۔ اور اوپر سے میرے گھر والے کالز کر کر کے تنگ کر چکے مجھے آخری بات وہ تپ کر بولی۔۔

ارے بیٹا کیا بول رہی ہو مجھ سے کچھ کہہ رہی ہو ساتھ بیٹھی عورت کان میں آلہ لگاتے ہوئے بولی۔

ارے شٹ کچھ نہیں آنٹی زوبیہ زبان دانتوں تلے دبا کر بولی اور سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لیں۔۔۔

*****

اچانک بی جان کی آنکھ کھلی تو ان کو بہت گھبراہٹ ہوئی انہوں نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن دیکھا تو جگ خالی تھا انہوں نے لمبا سانس لیا اور بیڈ سے اٹھیں اور باہر کی طرف چل دیں جب وہ کچن کی طرف بڑھ رہی تھیں تو ان کو خیال آیا کہ روحان کو دیکھ لیں اور وہ اس کے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگیں۔۔ انہوں نے جیسے ہی کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھما کر دروازہ کھالا تو سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے دل میں درد کی لہر اٹھی۔۔

روحان۔۔۔

وہ اس کو زمین پر بے سد بیٹھے دیکھ کر بولیں۔ پھر بھی اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔ وہ جلدی سے اس کی طرف لپکیں اور ان کی نظر روحان کے ہاتھ پر لگی چوٹ پر پڑی تو ان کے سینے میں شدید درد کی لہر اٹھی ان کی جان ہلک میں آچکی تھی۔ بی جان اس کو مسلسل ہلا رہی تھیں وہ اچانک ہوش میں آیا تو اسنے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو اس کی اوشن بلیو آنکھیں غصے اور شدید درد کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

اٹھو!!! بی جان اس کو بازو سے پکڑ کر بولیں اور بیڈ پر بیٹھایا اور خود فرسٹ ایڈ باکس میں سے روئی اور الائنمنٹ نکال کر زخم صاف کرنے لگیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلی میں شیشے کی چھوٹی چھوٹی کرچیاں موجود تھیں انہوں نے پہلے وہ کرچی نکالی اور روحان کی طرف دیکھا جو سپاٹ سی آنکھیں کھولے

سامنے وال پر لگی تصویر کو گھور رہا تھا انہوں نے ایک نظر اس تصویر پر ڈالی اور زخم صاف کرنے لگیں۔۔

جیسے ہی پٹی مکمل ہوئی تو روحان نے بغیر کچھ کہے ان کی گود میں سر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

کیا ہوا پھر کوئی برا خواب دیکھا وہ آہستہ سے اس کی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔یہ سنتے ساتھ ہی اس کے آنسو آنکھوں سے ہر سرحد پار کر کے باہر نکل آئے اور بی جان کی گود میں جذب ہوتے گئے۔آنسو اس شدت سے باہر نکل رہے تھے جیسے کسی موقع کی تلاش میں ہوں اور آج موقع ملا تو درد کی شدت کو کم کرنے کے لیے باہر نکل آئے۔

بی جان مجھ سے یہ درد برداشت نہیں ہوتا وہ مجھے کیسے چھوڑ کر چلی گئی۔وہ بھیگے ہوئے لہجے میں بولا

میرے بچے صبر رکھ بے شک اللہ صبر رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔بی جان نے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

وہ اکثر جب بھی رات کو کسی خواب کی وجہ سے اٹھ جاتا تو وہ بی جان کے پاس ہی جاتا تھا کیونکہ اس کو صرف بی جان کی آغوش میں ہی سکون ملتا تھا۔۔

♥□□□♥□□□♥□□□♥□□

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اچانک کسی سے ٹکرائی۔۔۔

اف اللہ!!! آج سب نے مجھ سے ہی ٹکرانا ہے۔وہ غصے سے بولی اور جیسے ہی سامنے دیکھا تو حیران و پریشان تاثرات چہرے پر لیے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی۔اس کی سرمئی آنکھیں براؤن بال جو ماتھے کو چھو رہے تھے صاف شفاف رنگت وائٹ شرٹ پہنے بازوؤں کی کف کو فولڈ کیے بلیک جینز اور چہرے پر دل کش مسکراہٹ لیے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟

وہ اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے بولا۔۔۔

میں کیا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ وہ اپنا آدھ کھولا منہ بند کر کے بولی...

کیا کر رہے ہو میرا اپنا گھر ہے ہاشم اس کی بازو پکڑتے ہوئے بولا۔۔

تمہارا گھر اور چھوڑو میرا بازو کیا بدتمیزی ہے وہ اپنا بازو چھوڑواتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے!!!! ہاشم تم گئے نہیں ابھی تک بیٹا آرام کرو پیچھے سے ماویا بیگم نے بڑی شائستگی سے بولا۔ وہ ان کی آواز پر مڑا۔

جی امی ہاشم نے اپنی ماں کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اور بیٹا تم آجاؤ عالیشہ تمہارا انتظار کر رہی ہو گی ماویا زوبیہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

جی آنٹی وہ ایک نظر ہاشم پر ڈال کر آگے بڑھ گئی۔

عالیشہ۔ عالیشہ۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی عالیشہ کھڑکی کے پاس کھڑے کسی سوچ میں محو تھی اچانک زوبیہ کی آواز پر ہوش میں آئی۔ وہ مہندی کا پیلا جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھی۔

عالیشہ؟ زوبیہ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا۔ عالیشہ کک کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو وہ آنسوؤں سے تر چہرا دیکھ کر بولی۔ کیوں رو رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تھا زوبیہ بمشکل بولی۔۔۔

تمہیں پتا ہے چلو میں بتاتی ہوں اس نے آج کے دن مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرنا تھا۔ لیکن قدرت کا کرشمہ دیکھو اسی دن اس کی اصلیت میرے سامنے آگئی تھی۔ ایک آنسو اس کے رخسار پر گرا جس کو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا اور دوبارہ بولنے لگی۔

تم بھول جاؤ کیوں نہیں بھولتی وہ مر گیا اب وہ واپس نہیں آئے گا۔ زوبیہ نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ عالیشہ کو ایسا لگا کہ جیسے کسی نے اس کا دل میچ لیا ہو وہ اس سے نظریں چرا گئی۔ زوبیہ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی تو اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔

******

ماویا۔ماویاعباس گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔۔ماویا کچن میں سمیرن کو کھانے کا مینو بتا رہی تھیں عباس کی آواز پر جلدی سے کچن سے باہر آئیں

جی بولیں۔۔۔

وہ میں نے نکاح حواہ سے بات کرلی ہے۔وہ وقت پر آجائیں گیں اور آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں نظریں ترس گیئں تھیں آپ کو دیکھنے کے لیے۔۔عباس اپنی خوبصورت بیگم کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔ بس بھی کردیا کریں دو جوان بچوں کے باپ ہیں آپ۔ماویا اپنے دہکتے گالوں کے ساتھ ہاشم کی طرف دیکھ کر بولیں جو اس وقت اپنے فون پر جھکا کچھ کر رہا تھا۔ڈونٹ وری میں نے کچھ نہیں سنا وہ مسکراتا ہوا شرارت سے ماویا اور عباس کی طرف دیکھ کر بولا۔جاہیں تیار ہو جائیں ماویا سرخ ہوتے گالوے کے ساتھ بولیں اور کچن کی طرف بڑھ گیئں۔۔

ماویا کے جانے کے بعد عباس اور ہاشم کا قہقہ لگا۔۔۔

****

چلو اب اٹھو تیار ہو جاؤ زوبیہ اس کو بازو سے پکڑ کر بولی اور سنو پلیز بھول جاؤ اسے زوبیہ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں میں دیکھ کر بولی۔جو مسلسل رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں۔ تمہیں پتا ہے جب پیار شدت سے کیا جائے اور وہ شخص سانسوں سے گزر کر روح میں اتر جائے تو بھول جانے کا تصور بھی کر لو تو سانس روکنے لگتی ہے ہاں کرتی ہوں پیار ابھی بھی لیکن نفرت بھی کرتی ہوں۔عالیشہ نے خود کو آئینے میں دیکھ کر کہا۔۔۔

میں نے بہت کوششیں کیں تھیں اس کے یادوں کو مٹانے کی لیکن نہیں مٹا سکی وہ بے بسی سے بولی زوبیہ بیٹھی اس کی باتیں سن رہی تھی اور اپنی پاگل دوست کا جنونی پیار دیکھ رہی تھی۔۔عالیشہ بول کر روکی اور لمبی سانس لی پھر

زوبیہ کی طرف دیکھ کر گویا ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ چاہے آپ جتنا بھی مضبوط کر لو خود کو لیکن اپنی محبت کے آگے ہارنا ہی پڑتا ہے وہ پھیکی سی مسکراہٹ لیے بولی۔۔۔

*****

ٹھکٹھک اسی پل دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ آجائیں عالیشہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ یار تم بتا سکتی تھی یہ تو شکر ہے کہ آنٹی نے مجھے بتا دیا کہ تم یہاں ہو ورنہ میں تو بیٹھی تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ کیا ہوا تم دونوں ایسے منہ بنائے کیوں بیٹھی ہو زوحہ دونوں کو خاموش بیٹھے دیکھ کر بولی۔ اچھا عالیشہ یہ بیگ پکڑو اور چینج کر کے آؤ زوحہ نے ایک کالے رنگ کا بیگ اسکی طرف بڑھایا جس کو پکڑ کر وہ واش روم کی چل دی۔۔۔

****

دیکھو تم نے ہمیں نہیں بلایا لیکن بتا تو دیا ہوتا آنا نہ آنا ہماری مرضی تھی۔ رحیم غصے بولے۔۔ بھائی سب اچانک ہوا کوئی بھی نہیں آرہا بس کچھ قریبی رشتے دار ہیں۔ اچھا تو ہم تمہارے کچھ نہیں لگتے رحیم نے غصے سے بول کر کال کاٹ دی۔ کیا ہوا؟؟؟ ماویا جو عباس کو پریشان دیکھ کر بولی۔ جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا آپا نے بھی نہیں بتایا تھا لیکن پتا نہیں ان کو کس نے بتا دیا....

غصہ ہو گئے ہیں۔ کچھ نہیں ہوتا۔ ایک بار یہ نکاح ہو جائے تو ہم خود چلیں گے ان کو منانے ماویا مسکراتے ہوئے بولی چلیں تیار ہو جائیں۔

عالیشہ آبھی جاؤ زوبیہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولی۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھولا وہ ٹاول سے بالوں کو خشک کرتے ہوئے باہر نکلی اور ٹاول ایک طرف رکھا۔۔۔ ماشاءاللہ! بہت اچھی لگ رہی ہو چلو یہاں بیٹھو زوبیہ اسے آئینے کے سامنے بٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

*****

عباس یہ لاک بند کر دیں ماویا جو کب سے اپنے پنڈنٹ کا لاک بند کر رہی تھی جب خود سے نہ بند ہوا تو عباس کی طرف دیکھ کر بولی۔جی حکم کریں۔۔۔

یہ لیں ماویہ نے پینڈنٹ عباس کی طرف بڑھایا۔۔

یہ لیں ہو گیا بند اور آپکے گلے میں آتے ہی اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔۔۔عباس ماویا کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ماویا مہرون رنگ کی ساڑھی زیب تن کیے بالوں کو جوڑے میں قید کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ڈھلکتی عمر کے ساتھ بھی ان کی خوبصورتی میں کوئی خاصہ فرق نہیں پڑا تھا اور عباس بھی کم نہیں تھے وائٹ کرتا شلوار پہنے وہ بہت دلکش لگ رہے تھے۔۔۔۔

*****

عالیشان حویلی جو باہر سے رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی تھیں۔لون میں نکاح کا انتظام ہوا تھا جہاں لڑکی کے نکاح کے بعد لڑکے کا نکاح ہونا تھا۔مرد خضرات لون میں جمع تھے،اور خواتین لاؤنج میں بیٹھی باتوں میں مشغول تھیں۔ہاشم اوپر دیکھ کر آؤ کہاں تک پہنچی تیاری نیچے آنے کا پروگرام ہے یا ابھی نہیں۔مولوی صاحب آ گئے ہیں اور لوگ پوچھ رہے ہیں۔ماویہ بیگم ہاشم کی طرف دیکھ کر بولیں۔جو اپنے فون میں مگن تھا۔جی۔ہاشم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ٹک ٹک دروازے پر دستک ہوئی۔آ جاؤ اندر زوبیہ نے کہا تم لوگوں کو امی۔۔۔۔۔

ہاشم نے جب زوبیہ کی طرف دیکھا تو اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے۔زوبیہ وائٹ اور بلیک کنٹراسٹ کے رنگ کی لونگ میکسی پہنے اور اپنے کالے لمبے بالوں کو کندھوں پر چھوڑے ہلکے میک اپ کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔بھائی آپ کچھ کہنے آئے تھے؟؟؟عالیشہ ہنسی دباتے ہوئے زور سے بولی۔ہاں ہاں نیچے آ جاؤ۔ہاشم یہاں وہاں دیکھتے ہوئے بولا۔اچھا ٹھیک ہے آ رہے ہیں اس بار زوبیہ بولی ہاشم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا۔

*****

اسد تم آ گئے۔ وقت دیکھا ہے آنے کا اور یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ کہاں تھے رات بھر۔ بی جان غصے سے بولیں۔ ارے بی جان وہ ان کا منہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا۔ دوست کے ساتھ تھا وہ ادھر ادھر جھوم رہا تھا

سوری۔۔۔!!!! اور دیر سے آنے پر معافی مانگنے لگا۔ بی جان آپ جائیں میں اسے دیکھتا ہوں روحان اسد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو نشے کی حالت میں یہاں وہاں گر رہا تھا۔ بی جان اسے خفگی سے دیکھتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ آؤ میرے ساتھ روحان اسد کو گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں لایا۔ واش روم کا دروازہ کھولا اور شاور آن کر کے نیچے بٹھا دیا۔ جیسے ہی اسد پر پانی گرا تو بوکھلا کر اٹھا۔ بیٹھو ابھی روحان نے کندھوں سے پکڑ کر اسد کو وہاں بیٹھنے کا کہا۔

روحان ؟؟؟؟؟

فریش ہو جاؤ پھر بات کرتے ہیں روحان کہہ کر واش روم سے باہر نکل گیا. کچھ دیر بعد جب وہ باہر نکلا تو روحان کھڑکی کے پاس کھڑے سموکنگ کر رہا تھا۔

سوری!!! اسد شرمندہ سا نظریں جھکا کر کھڑا تھا۔ بیٹھو یہاں روحان قدر نرمی سے بولا۔ یہ شیشہ اسد ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرف دیکھ کر بولا۔ مجھے پاکستان جانا ہے روحان اسد کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔ اسد یہ بات سن کر خوش ہوا تھا لیکن خوشی زیادہ دیر تک نہ رہ سکی جب اس نے یہ سنا۔۔۔ میں وہاں جا کر اپنی محبت سے بدلہ لوں گا جس نے مجھے اس آگ میں جلایا ہے اسے بھی جلنا ہو گا میں اسے ایسے جینے نہیں دے سکتا وہ چہرے پر جنونی مسکراہٹ لیے بولا۔ تم تو اس سے پیار کرتے ہو اور جو لوگ پیار کرتے ہیں وہ اپنی محبت کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اسد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں !!!اب نفرت بھی کرتا ہوں وہ غرایا۔۔۔اب اس کی اوشن بلیو آنکھیں لال انگارے کی مانند تھی۔

Alisha ....

I will come back and meet you with in 5 days....

وہ چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ لیے بولا؛؛؛؛؛؛

****

شکر ہے تم لوگ آ گئے ماویا زوبیہ زوحہ اور عالیشہ کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر بولیں۔بیٹا میرے پاس آکر بیٹھو شائستہ بیگم (پھوپھو) عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولیں۔عالیشہ نے ہاں میں سر ہلایا اور شائستہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی۔اوئے عالیشہ میرا فون کہاں ہے ؟؟؟؟زوبیہ جو ہر طرف دیکھ چکی تھی آخر میں عالیشہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ہاں وہ بیڈ پر پڑا تھا عالیشہ بولی۔اچھا زوبیہ کہہ کر سیڑھیاں چڑھنے لگی اور کمرے کی طرف جا ہی رہی تھی جب ہاشم سے ٹکرائی۔ اوے موٹے نظر نہیں آتا آنکھیں ہیں یا بٹن میرا سر توڑ دیا زوبیہ اپنا سر سہلاتے ہوئے بولی۔دیکھو اور تمیز سے بات کیا کرو بڑا ہوں تم سے اور یہ موٹا کسے کہا ہے ہاں ؟ہاشم تپ کر بولا۔ آئے بڑے تمیز کے کچھ لگتے۔زوبیہ ڈرامائی انداز میں بولی۔ تمہیں تم ہی تو تھے اتنے موٹے جب یہاں سے گیے تھے۔ہاشم اپنی سٹڈیز کے لیے ابروڈ گیا تھا جب گیا تھا تو بہت ہلدی تھا اور چار سال بعد اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کر کے واپس آیا تھا۔ہاں پہلے تھا لیکن اب نہیں ڈرامہ کوئین وہ اپنی خوبصورت سی آنکھیں بڑی کر کے بولا۔ ہممم جب باہر مجھ سے ٹکرائے تھے تو کیوں نہیں بتایا یا پہچانا نہیں تھا زوبیہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔ پہچان لیا تھا لیکن میں دیکھنا چاہتا تھا کے تم مجھے پہچانتی ہو یا نہیں ہاشم اس کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھ کر افسوس سے بولا۔ چلو بہت ہو گئی باتیں اب میرا راستہ چھوڑو وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی۔ میں کچھ لینے آئی تھی تمہاری وجہ سے بھول گئی زوبیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی۔۔۔۔

ہاں! یاد آ گیا چلو چھوٹو یہاں سے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ اور جب باہر آئی تو ہاتھ میں فون تھا اس نے نظریں گھما کر یہاں وہاں دیکھا تو ہاشم نہیں تھا اس نے سوکھ کا سانس لیا اور سیڑھیاں اترنے لگی۔

****

ارے !!! یار معاف کر دو بھول گیا تھا پلیز وہ آدھے گھنٹے سے اس کو منانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ منہ پھولائے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی سنو۔ عالیشہ جب اس نے اسکی بات پر کوئی ریاکٹ نہ کیا تو روحان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا۔۔۔

میں نے آپ کو اتنے ہنٹ دیے پھر بھی آپ کو یاد نہیں آیا۔ عالیشہ اس کی اوشن بلیو آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔ اچھا سوری۔ !!!! کان پکڑوں۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے اس سے سوری کہہ رہا تھا بس رہنے دیں اب آپ وہ غصے سے بول کر وہاں سے جانے لگی۔۔ اچھا!! سنو آنکھیں بند کرو۔۔۔ کرو نہ پلیز وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

چلو میرے ساتھ آنکھیں نہ کھولنا بس چلو۔

روحان میں گر جاؤں گی۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے تم گر نہیں سکتی روحان نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ رک جاؤ

وہ اسے اپنے ہال نما کمرے میں لایا جہاں اسے ایک پینٹنگ کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولا

آنکھیں کھولو۔

"اومائے گوڈ" "اٹس سو بیوٹیفل"

وہ اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھتے ہوئے بولی۔ سامنے وال پر لگی پینٹنگ جس میں روحان نے خود رنگ بھرے تھے اور پینٹنگ کے نیچے ایک تحریر لکھی تھی

"یو آر مائے ہول ورلڈ......"

روحان عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولا۔ چلو کیک کاٹیں۔ کیا مطلب آپ کو یاد تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

روحان نے اثبات میں سر ہلایا اور مسکرانے لگا۔ مسکرانے سے اس کے گال پر جو ڈمپل تھا واضح ہوا تھا۔ جو مسکراتے ہوئے اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا تھا۔ چلو روحان نے عالیشہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

عالیشہ ولد عباس کیا آپ کو اختشام ولد ابراہیم سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ روپے آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے سب لوگ لاؤنج میں موجود تھے جب نکاح خواں نے عالیشہ سے پوچھا۔ آپ کو قبول ہے۔ بیٹا بولو ماویا بیگم نے عالیشہ کو ہلاتے ہوئے کہا جو اپنی سوچوں میں گم ماویا بیگم کے ہلانے پر حال میں واپس آئی۔ نکاح خواں نے دوبارہ الفاظ دہرائے۔

کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟؟

ن ن نہیں مجھے یہ نکاح قبول نہیں عالیشہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

عالیشہ یہ کیا بول رہی ہو ہوش میں تو ہو ماویا غصے سے بولیں۔ ماویا عباس نے اپنی بیوی کو پکارا۔

رہنے دیں عباس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہا۔ ماویا صرف دیکھتی رہ گئیں۔

بھائی صاحب اگر منع ہی کرنا تھا تو پہلے ہی بتا دیتے یوں سب کے سامنے بے عزت نہ کرواتے۔ چلو اختشام یہاں سے۔ شائستہ بیگم غصے سے بولیں اور باہر کی طرف چل دیں۔ ہاشم، زوج، زوبیہ سب ایک دوسرے کو حیرانگی کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔

ہاشم عالیشہ کو اندر لے جاؤ۔ عباس صاحب وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے بولے۔۔

عالیشہ تم اوپر جاؤ اور ماویہ آپ میرے ساتھ آئیں۔ عباس ماویہ کو کندھوں سے تھام کر کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

چلو عالیشہ زوبیہ نے اس کی بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ سب کے جانے کے بعد پورے گھر میں خاموشی ہوگئی۔ جیسے کوئی تھا ہی نہیں۔ سب اپنے اپنے کمروں میں بت بنے بیٹھے سوچ رہے تھے کہ یہ کیا ہو گیا۔ عالیشہ زوبیہ دونوں کمرے میں بیٹھی کسی سوچ میں گم تھیں۔

عالیشہ کے آنسو زارو قطار نکل رہے تھے۔ ایک طرف جان حلق کو آئی تھی، اور دوسری طرف دل خوشیاں منارہا تھا۔

کیوں رو رہی ہو ؟؟؟ جو چاہتی تھی وہ تو ہو گیا زوبیہ بے بسی سے بولی۔ چلو سو جاؤ اب....

زوبیہ اس کی چہرے سے آنسو صاف کرنے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ماتم کرے یا خوشی منائے۔ کیونکہ اسے اتنا تو پتا تھا کہ عالیشہ ابھی بھی روحان سے محبت کرتی ہے۔۔۔

****

دو دن بعد۔۔۔۔

ان دو دنوں میں کسی نے بھی عالیشہ سے ٹھیک طرح سے بات نہ کی۔۔

عالیشہ۔۔۔ماویہ بیگم کمرے میں آکر پیار سے بولیں۔

جی امی

کیا میں یہ بات جان سکتی ہوں پہلے اقرار پھر انکار۔ ایسا کیوں ؟؟؟ ماویہ بیگم نے عالیشہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔ دو رن سے وہ بہت پریشان لگ رہی تھی نہ سہی سے کچھ کھا رہی تھی نہ کچھ بول رہی تھی۔۔۔

ماویہ بیگم عالیشہ کی خاموشی سمجھ کر اس کے قریب آئیں اور اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ کچھ دیر بعد ماویہ بیگم عالیشہ سے الگ ہوئیں اور اسکا گال تھپ تھپا کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔ عالیشہ خاموش تھی لیکن اندر بہت شور تھا۔۔۔

"Rohan, why did you do this to me I will never forgive you "

وہ روتے ہوئے بولی اور بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی۔۔۔

روحان۔۔۔۔

****

اسد پریشانی سے بولا۔

کیا تم واقعی میں عالیشہ کو تکلیف دو گے۔ اسد نے روحان کو الجھتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل سموکنگ کر رہا تھا۔ یہ بات سن کر اس کا سیگریٹ والا ہاتھ رک گیا۔ اور چہرے پر جنونی مسکراہٹ آئی۔

جب محبت اور نفرت دونوں ایک شخص سے ہی ہو تو بھولنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر محبت میں جنون ہو تو نفرت بھی جنون سے ہوتی ہے۔ جیسے میں تمھاری محبت میں پانچ سال تڑپا ہوں تم بھی تڑپو گی۔ وہ سامنے لگی تصویر کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"i will revenge you , and I will hurt you"....

وہ چیختی نظروں سے سامنے وال پر لگی تصویر کو دیکھ کر بولا۔ یہ بات سن کر اسد سہم گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اس کے غصے کو۔ وہ محبت میں اتنا خطرناک تھا تو نفرت میں کتنا ہو گا۔۔۔ اسد نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔۔۔

*****

السلام علیکم !!!!!بی جان۔ کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟

ماویہ بیگم نے اپنی بی جان سے بڑے پیار سے پوچھا۔

اللہ کا شکر ہے بیٹا۔۔۔ عباس کیسا ہے؟؟؟

تم لوگ تو فون ہی نہیں کرتے۔بی جان شکوہ آمیز لہجے میں بولیں۔تم نے مجھے یہ بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ عالیشہ کا نکاح ہو رہا اور مجھے اب پتا چلا وہ بھی شائستہ سے بی جان خفگی سے بولیں۔

رشتہ عالیشہ کا روحان کے کانوں سے جیسے ہی یہ الفاظ ٹکرائے وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔روحان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔وہ کمرے میں آیا اور ٹانگ سے دروازہ بند کیا اور زور سے دیوار پر ہاتھ مارا۔جہاں پہلے۔سے زخم تھا ایسے مارنے سے دوبارہ خون رسنے لگا۔۔

"You were not like that you said You are mine you will always be mine no one can take you away from me" ......!!!!!!

وہ غرایا۔۔۔۔۔

اچانک بی جان کو روحان کے کمرے سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تو انہوں نے فوراً بہانہ بنا کر فون رکھ دیا اور روحان کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔روحان دروازہ کھولو بی جان پریشانی سے بولیں۔روحان جو وال پر لگی عالیشہ کی تصویر کو گھور رہا تھا بی جان کی آواز پر ہال میں آیا اور خود کو نارمل کرتا دروازے کی طرف بڑھا۔روحان دروازہ کیوں بند کیا تھا؟؟؟اور ٹوٹنے کی آواز کہاں سے آئی؟؟؟بی جان اس کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے بولیں۔ اور یہ خون کیوں نکل رہا ہے پھر پیچھے ہٹو وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں یہ کمرے کا کیا حال بنا رکھا ہے۔وہ اپنے کمرے کی ہر ایک چیز تہس نہس کر چکا تھا۔یہاں بیٹھو تم بچے ہو خود کو تکلیف کیوں دیتے ہو۔بی جان دوبارہ اس کے ہاتھ کی طرف دیکھ کر بولیں۔بی جان میں جب کمرے میں آ رہا تھا تو میں نے سنا کہ عالیشہ کی شادی روحان بی جان کی گود میں سر رکھ کر نم آنکھوں سے بولا۔بی جان نے یہ سن کر گہرا سانس لیا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولیں میرے بچے اس نے شادی سے انکار کر دیا۔اس بات پر روحان کے دل نے شکر ادا کیا اور آہستہ سے سرگوشی کی کہ وہ تم سے ابھی بھی پیار کرتی ہے۔۔۔

روحان تم پل میں ماشاپل میں تولہ اللہ تمھاری محبت کو منزل دے آمین۔بی جان نے روحان کو دل ہی دل میں دعا دی تھی۔۔۔۔۔

*****

زوبیہ اپنی سوچوں میں گم عالیشہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔جب ہاشم سے ٹکرائی۔حد ہے یار تمھیں میں ہی ملتی ہوں ٹکرانے کے لیے۔زوبیہ منہ بسور کر بولی۔ہاں نہ تم آنکھیں گھر چھوڑ کر آتی ہو ہاشم غصے سے بولا؛؛؛؛ زوبیہ وائٹ لونگ گھیرے دار فراک اور پاجامہ پہنے دوپٹہ گلے میں لٹکائے اور بالوں کو کندھے پر گرائے کانوں میں بالیاں اور ہلکے میک اپ کے ساتھ ہاشم کے دل میں اتر رہی تھی۔ہاں تمھیں تو شوق ہے خوبصورت لڑکیوں سے ٹکرانے کا اور سارا ملبہ ان پر ڈالنے کا۔زوبیہ گھور کر بولی۔

خوبصورت کا تو پتا نہیں ہاں پاگل ضرور لگ رہی ہو۔ہاشم مسکراتے ہوئے بولا۔اپنا منہ دیکھا ہے بندر کہی کا راستہ چھوڑو میرا۔۔۔

ٹھیک ہے !!!بندریا صاحبہ۔ہاشم شرارت سے بولا اور اس سے پہلے وہ کوئی ردعمل کرتی وہ وہاں سے بھاگ چکا تھا ۔۔۔

ہاشم کے بچے میں تمھیں بعد میں بتاؤں گی۔وہ غصہ ضبط کرتے دل ہی دل میں بدلے کے منصوبے بناتے عالیشہ کے کمرے کی طرف چل دی۔

****

عالیشہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی زوبیہ کے آنے پر اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔ہاں ہاں بولو اس کی طرف نم آنکھوں سے دیکھ کر بولی۔کک کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو وہ اس کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے بولی۔بس سانس رک

رہا تھا میرا جیسے میرا دل میرا جسم کوئی کھینچ رہا ہو عالیشہ کے آنسو تیزی سے بہنے لگے اس کی ایسی حالت دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا آخر وہ اس کی بیسٹ فرنٹ تھی اس نے آگے بڑھ کر اسے سینے میں میچ لیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ آجاؤ عالیشہ نے خود کو سنبھالتے نارمل انداز میں بولا۔ عالیشہ روحان آرہا ہے۔ تم یہ سامنے والا کمرا صاف کروادو میں مارکیٹ سے کچھ چیزیں لے آؤں۔ ماویا بیگم نے عالیشہ کے سر پر ایٹم بم پھوڑا۔ کک کیوں آآآ آرہا ہے؟؟؟؟ وہ عالیشہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔ کیوں کیا؟؟؟؟ وہ پانچ سال بعد آرہا ہے فضول بات کوئی نہیں میں جارہی ہوں ماویہ بیگم کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔ وہ کیوں آرہا ہے عالیشہ اپنے .دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بولی۔ یار پریشان نہ ہو چھوڑ دو بس نارمل رکھو خود کو۔ زوبیہ خود بھی پریشان ہوئی تھی اس بات پر لیکن وہ اسے مزید کچھ کہہ کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

عالیشہ تم نے سیٹ نہیں کیا اس کا کمرا۔۔ ووووہ ماما جارہی ہوں عالیشہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے جلدی کرو۔ وہ ایک گھنٹے میں پہنچنے والا ہے اور تم بھی فریش ہو کر آجانا۔ ماویا بیگم عالیشہ کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولیں۔ اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔ اس نے شیشے میں خود کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

****

عباس آپ آگئے۔ اتنی جلدی۔ ماویا بیگم عباس کو دروازے پر دیکھ کر بولیں۔ جو ہاتھوں میں سامان پکڑے کھڑے تھے۔ نصرین یہ سامان کچن میں رکھو ماویا بیگم بولیں۔ جی بی جی نصرین اثبات میں سر ہلا کر سامان کچن میں رکھنے لگی۔ چلیں آپ فریش ہو جائیں۔ میں آپ کے لیے چائے لے کر آتی ہوں۔ ماویا بیگم محبت پاش لہجے میں بولیں۔ جی جو حکم آپ کا عباس نے بھی پیار سے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیئے۔ ماویا بیگم دہکتے گالوں کے ساتھ کچن میں چلی گئیں۔

****

عالیشہ روم سیٹ کر رہی تھی۔ جب دروازے کی بل بجی۔ وہی آیا ہے۔ دل نے فوراً سر گوشی کی۔ نہیں چپ کرو اس نے اسے ڈپٹ دیا عالیشہ دھڑکتے دل کے ساتھ سیڑھیاں اترنے لگی۔ بل دوبارہ بجی۔ وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھی۔ دروازے کے پاس پہنچی تو گہرا سانس لیا اور دروازہ کھول دیا۔ روحان پشت کیے کھڑا تھا۔ دروازہ کھولنے کی آواز پر پلٹا۔ اوشن بلیو آنکھیں سرمئی آنکھوں سے ٹکرائی تو پلکیں جھپکانا بھول ہی گئے۔۔۔۔

She Looks more beautiful than ever. ....

روحان کے دل نے سر گوشی کی۔ روحان کے اندر کی دنیا اتھل پتھل ہو رہی تھی اور عالیشہ کی بھی ایسی ہی حالت تھی۔

ماشاءاللہ اتنے بڑے ہو گئے ہو۔ بی جان اور اسد نہیں آئے بیٹا ماویا بیگم جو کمرے سے باہر نکلی تو دروازے پر کھڑے روحان پر نظر پڑی۔ ماویا بیگم کے آتے ہی عالیشہ روحان سے نظریں ہٹالی اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ ارے اسے کیا ہوا۔ ماویا بیگم عالیشہ کی اس حرکت پر حیران ہو کر بولیں۔ جی خالہ وہ کل آجائیں گے۔ روحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چلو تم اندر آؤ ماویا بیگم نے روحان کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں آئی دروازہ زور سے بند کیا۔ وہی چہرا وہی آنکھیں۔ وہی وجود آج پھر سامنے میرے کیوں اللہ.... ایک پل کو ایسا لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔۔۔۔

***

عالیشہ۔۔۔ ماویہ بیگم کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ عالیشہ دروازہ کھولو اور یہ کیا بتمیزی تھی۔ وہ کیا سوچ رہا ہو گا. کہ یہ کیسی لڑکی ہے ؟؟؟؟ نا سلام نہ دعا سیدھا کمرے میں۔ ماویہ بیگم غصے سے بولیں۔ جلدی سے نیچے آجاؤ مجھے دوبارہ نہ کہنا پڑے۔ ماویہ بیگم غصے سے بول کر وہاں سے چلی گئیں۔ عالیشہ اٹھی اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"""""I Hate You Rohan

You Are A Cheater , Liar

You Destroy My Life ......"""""

عالیشہ شیشے میں خود کو دیکھ کر بولی۔ اگر محبت نہیں تو یہ آنسو کیوں دل نے سرگوشی کی اس نے اس کی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا لیکن آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔

"خواہش تو نہ تھی کسی سے دل لگانے کی پر
قسمت میں درد لکھا تھا محبت کیسے نہ ہوتی"

****

اور بتاؤ بیٹا آنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔ عباس صاحب نے بڑی شفقت سے پوچھا۔ نہیں نہیں آنکل کوئی مسئلہ نہیں۔ اس نے ہلکہ سا مسکرا کر جواب دیا۔ لیکن پھر وہی ویرانی چہرے پر۔ چلو بیٹا تم تھوڑا آرام کر لو فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔ تب تک ہاشم بھی آجائے گا۔ ماویا وال کلاک کی طرف دیکھ کر بولیں۔ جو 6 بجا رہا تھا۔ جی ٹھیک ہے ماویا خالہ روحان کہہ کر کھڑا ہو گیا۔ بیٹا رو کو میں عالیشہ کو بلاتی ہوں وہ تمہیں تمہارا کمرا دیکھا دے گی ماویہ بیگم بولیں۔۔۔

یہ سن کر روحان کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔ شکر ہے عالیشہ تم کمرے سے تو نکلی ماویہ بیگم سیڑھیاں اترتی عالیشہ کو دیکھ کر بولیں۔ عالیشہ روحان کو اس کا کمرا دیکھا دو اور عباس آپ میرے ساتھ آئیں۔ ماویا عباس کی طرف دیکھ کر بولیں۔ جی جو حکم میرے آقا عباس نے محبت سے دیکھتے ہوئے بولا۔ عالیشہ نے ایک نظر روحان کی طرف دیکھا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی وہ بھی کندھے آچکا کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔ یہ ہے تمہارا کمرا عالیشہ کہہ کر جانے لگی تھی ۔جب روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کے اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔ عالیشہ کا دل بہت زور سے دھڑک

رہا تھا۔ ی ی یہ کیا بتمیزی ہے وہ لڑکھڑا کر بولی اور جانے لگی۔ جب روحان نے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگایا اور دوسرے ہاتھ سے کمر پر گرفت سخت کی اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوا۔ ارے جان اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں ہے۔ عالیشہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔ نہ روا بھی تو میں نے رولایا بھی نہیں روحان کا دل تڑپ اٹھا۔

عالیشہ کے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر لیکن خود کو نارمل کر کے بولا۔ چچ چھوڑو م مجھے درد ہو رہا ہے وہ درد سے آنکھیں میچ کر بولی۔۔ ہاہاہاہاہادرد درد کی تو بات ہی نہ کر و وہ کمر سے ہاتھ ہٹا کر پیچھے سے بالوں کو اپنے گرفت میں لے کر بولا۔ روحان مم میرے بال چھوڑ دو عالیشہ درد سے کراہ کر بولی۔ ایسے کیسے چھوڑ دوں ابھی تو بہت حساب لینے ہیں روحان کہہ کر اس کے ہونٹوں پر جھکا اور جھکتا چلا گیا۔

اس کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گیا اس کے آنسو روانی سے بہنے لگے جب عالیشہ کا سانس لینا مشکل ہو گیا تو اسنے دوسرے ہاتھ سے کندھے پر دباؤ ڈالا اور خود سے دور کرنا چاہا مگر روحان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تھوڑی دیر بعد روحان نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تو عالیشہ اپنی سانسیں بحال کرنے کے لئے زور زور سے سانس لینے لگی۔ بتمیز شرم نہیں آتی آخر میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا عالیشہ روحان کی طرف دیکھ کر غصے سے بولی۔ جان یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو روحان اسے سر تا پاؤں دیکھ کر بولا۔ نفرت ہے مجھے تم سے تمہارے وجود سے وہ غصے سے بول کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ یہ سن کر روحان کے دل میں درد سا اٹھا لیکن ضبط کر گیا۔۔۔

"عشق وہ کھیل نہیں جو چھوٹے دل والے کھیلیں
روح تک کانپ جاتی ہے صدمے سہتے سہتے"

****

ارے!!!! یار کیا مسئلہ ہے؟؟؟؟

کوئی بھی رکشے والا نہیں روک رہا۔اوپر سے میری بس بھی چھوٹ گئی۔ آج کا دن ہی خراب ہے۔وہ روڈ پر کھڑے آتے جاتے رکشے اور کیب کو ہاتھ کے اشارے سے روک رہی تھی۔ لیکن کوئی روکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اچانک ایک بلیک گاڑی رکی۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے زوبیہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟؟ہاشم گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے بولا۔ تم وہ حیرانگی سے بولی۔اور تمہارا کیا مطلب ٹوم کروس (Tom Cruse) آئے گا۔ہاشم آنکھیں دیکھا کر بولا۔ہاں تم سے اچھا تو ٹوم کروس ہی آجاتا اس کے ساتھ میں خوشی خوشی چلی جاتی۔زوبیہ تپے ہوئے لہجے میں بولی۔ آئی بڑی شکل دیکھی ہے اپنی ہاشم کہہ کر گاڑی آگے بڑھانے لگا۔روکو روکو زوبیہ زور سے بولی۔ تھوڑا آگے جا کر ہاشم نے گاڑی روکی اور باہر نکلا۔ کیا ہے اب ہاشم اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔۔ تم مجھے ایسے یہاں چھوڑ کر جاؤگے زوبیہ دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر لیے بولی۔۔۔

مجھ سے اچھا تو وہ گورا ہے۔اس کے ساتھ جاؤ ہاشم مسکرا کر بولا۔ چلو اب زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے زوبیہ منہ بسور کر بولی۔

اچھا پھر سوری بولو ہاشم دونوں ہاتھ سینے پر بندھے سنجیدہ ہو کر بولا؛؛؛؛؛

Sorry my foot……

زوبیہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔ ٹھیک ہے پھر ہاشم کہہ کر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔۔

سوری!!!!!

زوبیہ ہلکی آواز میں بولی۔ کیا بولا؟؟؟اونچی بولو سنا نہیں میں نے.ہاشم ہنسی دباتے ہوئے بولا۔ تم اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ بہرے بھی ہو آج پتا چل گیا۔زوبیہ ہر لفظ چبا کر بولی۔ تم بول رہی ہو یا میں جاؤں ہاشم دوبارہ گویا ہوا۔ سسسوری زوبیہ زور سے بولی۔۔۔ آہستہ بولو میں بہرا نہیں ہوں چلو اب آجاؤ ہاشم فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے

ہوئے بولا۔ جن۔۔۔۔ زوبیہ نے منہ میں بڑبڑایا۔۔ کیا بولا ہاشم اسے گھور کر بولا اور اگنیشن میں چابی گھمائی اور زن سے گاڑی آگے دوڑادی۔ کچھ نہیں تمہارے کان بج رہے ہیں۔ زوبیہ باہر دیکھتے بولی۔۔۔۔

*****

عالیشہ جیسے ہی کمرے میں آئی آنسو بے اختیار گر رہے تھے سیدھا واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ پانی کا نل کھول کر پانی منہ پر ڈالنے لگی۔ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔ نفرت کرتی ہوں روحان سرمد تم جھوٹے ہو گھٹیا ہو وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں پر پانی ڈالتے بولی۔ جیسے ہی وہ ٹاول سے منہ صاف کرتی ہوئی باہر آئی تو اس کی نظر بیڈ پر پڑے فون پر گئی جو کسی کی کال کی وجہ سے چمک رہا تھا اس نے فون کو اگنور کیا اور آئینے کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور اپنا بگڑا ہو لیا دیکھنے لگی۔ اور درد بھری مسکراہٹ چہرے پر لیے بالوں میں برش پھیرنے لگی۔۔۔

****

You dammit why you don't pick my call

اس نے فون زور سے دیوار میں مارا۔ اس کی سزا تمھیں ملے گی بہت جلد عالیشہ عباس وہ دیوانہ وار بولا اور پورے کمرے میں اس کے قہقہوں کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

****

یہ لیں آ گیا آپ کا گھر۔ ہاشم زوبیہ کے گھر کے آگے گاڑی روکتے ہوئے بولا۔ شکریہ !!! بہت بہت ڈرائیور زوبیہ کہہ کر فوراً گاڑی سے اتر گئی۔ کیا کہا؟؟؟؟ ڈرائیور. وہ اسے گھور کر بولا۔ ہاں جی وہ مسکراتے ہوئے بولی اور اندر بھاگ گئی۔ ہاشم بھی مسکراتا ہوا واپس گاڑی موڑنے لگا۔۔۔۔

*****

اچھا ہوا بیٹا آپ آ گئے۔ ماو یا روحان کو سڑھیاں اترتے دیکھ کر بولیں۔

عالیشہ۔۔۔۔

ہاشم کب تک آئے گا؟؟؟؟اتنی دیر ہو گئی ہے.ماویا بیگم وال کلاک کی طرف دیکھ کر بولیں۔جو آٹھ بجا رہا تھا۔امی بھائی نے کہا تھا وہ لیٹ ہو جاہیں گے۔آپ ٹینشن نہ لیں۔

عالیشہ روحان کی طرف ایک نظر ڈال کر بولی۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔یہ لو عباس بھی آ گئے۔وہ سامنے سے عباسی کو آتا دیکھ کر بولیں۔آپ فریش ہو جاہیں۔پھر سب کھانا کھاتے ہیں۔ماویا بیگم کہہ کر کچن میں چلی گئیں۔اور بیٹا کوئی مسئلہ تو نہیں ہے یہاں عباس بڑے پیار سے روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ہاں انکل آیک مسئلہ ہے روحان ایک نظر عالیشہ کی طرف ڈال کر بولا۔جو سانس روکے اس کی بات سن رہی تھی۔کیا؟؟؟عباس صاحب نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔کچھ نہیں آنکل

-----I will sort out definitely

روحان ہلکہ سا مسکرا کر بولا۔بیٹا تمہارا اپنا گھر ہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو بے جھجک کہہ دینا۔عباس صاحب پیار سے بولے اور کمرے کی طرف چل دیئے۔۔ارے جان میں نے تو ایسا
کچھ نہیں کہا۔کیوں ڈر رہی ہو۔روحان اسے کمر سے پکڑ کر خود سے قریب کرتے بولا۔کک کیا کر رہے ہو؟؟؟؟ چھوڑو ماما بابا یہی ہیں۔وہ غصے سے بولی۔۔۔ششش روحان عالیشہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔۔۔اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔

روحان ی ی یہ کلک کیا کر رہے ہو؟؟؟؟عالیشہ اپنے چہرے پر روحان کا لمس محسوس کرتے ہوئے بولی۔عالیشہ کی آنکھیں بھیگنے لگی۔روحان نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا۔۔عالیشہ یہ پلیٹ ٹیبل پر رکھ دو۔کیا ہوا تم دونوں ایسے کیوں کھڑے ہو؟؟؟؟ماویا بیگم عالیشہ اور روحان کی طرف دیکھ کر بولیں۔جو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ کچھ نہیں امی عالیشہ پلیٹ پکڑ کر ٹیبل پر رکھنے لگی۔عالیشہ نے مڑ کر دیکھا تو روحان وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

آخر کیوں کیوں مجھ سے اس کے آنسو برداشت نہیں ہوتے وہ دیوار پر مکے مارنے لگا۔کیوں یہ دل ہمیشہ تمہارے نام سے دھڑکتا ہے تم نے مجھے اتنی تکلیف دی پھر بھی یہ دل تمہاری حمایت کرتا عالیشہ عباس

?----Why did you do this to me

وہ نم لہجے میں بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔روحان رو کو ایک منٹ عالیشہ جو اسے سامنے سے آتا دیکھ کر اس کے طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔روحان نے درد بھری نگاہ اس پر ڈالی--عالیشہ کے سینے میں درد کی ایک لہر اٹھی لیکن ضبط کر گئی۔روحان تم کیا چاہتے ہو۔عالیشہ بولی---.

آؤ میرے ساتھ روحان اسے بازو سے پکڑ کر کمرے کی طرف لایا اور ٹانگ سے دروازہ بند کیا۔عالیشہ کو دیوار سے لگا کر پیچھے سے اس کے بالوں کو پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا روحان چھوڑو مجھے۔درد ہو رہا ہے۔عالیشہ کرہا کر بولی جتنی اذیت تم نے مجھے دی ہے۔یہ بہت کم ہے۔پانچ سال کا بدلہ ہے۔اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو گا۔روحان نے کہہ کر ایک جھٹکے سے چھوڑا وہ سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی۔روحان وہی زمین پر بیٹھ گیا اور خود کو نارمل کرنے لگا۔عالیشہ بھاگتے ہوئے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے وہی بیٹھ گئی---

❣□□□❣□□❣□□

گڑیا کیا ہوا؟؟؟؟ تم ٹھیک ہو. نیچے کیوں نہیں آئی جلدی آؤ ہاشم پریشانی سے بولا۔گڑیا جب اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو دوبارہ گویا ہوا۔بھائی میں آتی ہوں آپ جائیں عالیشہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔عالیشہ نے گہرا سانس لیا اور شیشے کے سامنے خود کو دیکھنے لگی عالیشہ کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ تھیں اس نے ایک نظر روحان کی تصویر کو دیکھا اور کبڈ سے کپڑے نکال کر واشروم میں بند ہو گئی۔تھوڑی دیر بعد گرم پانی سے شاور لینے کے بعد وہ اچھا محسوس کر رہی تھی۔ٹاول سے بال خشک کرنے کے بعد وہ شیشے کے سامنے بیٹھ گئی،اور بالوں میں برش کرنے لگی۔

اس نے کانوں میں بالیاں پہننی چھوڑ دیں تھیں اور آنکھوں میں کاجل لگانا بھی۔ جو چیز اسے روحان کی یاد دلاتی تھی وہ سب چھوڑ چکی تھی بالوں میں برش کرنے کے بعد شیشے کے سامنے سے اٹھی اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

ارے!!!! آپ سب ایسے کیوں بیٹھے ہیں عالیشہ روحان کو فل اگنور کرتے ہوئے بولی۔

اسے ایسے عالیشہ کا اگنور کرنا گوار گزرا تھا۔ عالیشہ تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ عباس صاحب عالیشہ کو دیکھتے ہوئے بولے۔ جس پر وہ سر ہلا گئی۔ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔ جب عالیشہ کو ایسا لگا جیسے اسے کوئی گھور رہا ہے۔ اس نے دیکھنے کے لیے جیسے ہی نظریں اٹھائیں اوشن بلیو آنکھوں سے ٹکرائی عالیشہ فوراً نظریں جھکا گئی اور کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

*****

واٹ ماما؟؟؟؟ آپ سچ کہہ رہی ہیں. کیا واقعی روحان پاکستان واپس آگیا ہے؟؟؟؟ کہاں ہے؟؟؟ وہ چہکتے ہوئے شبانا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں لاہور رہے اپنی خالہ کے گھر۔ شبانا بیگم نے تفصیل دی۔

کیا مامی کے گھر مایا منہ بسور کر بولی۔

امی میرا فون مایا یہ کہہ کر فون کی طرف لپکی اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

ہاں ہیلو وہ آگیا ہے پاکستان اور اپنی محبوبہ کے گھر ہی ٹھہرا ہے مایا غصے سے محبوبہ پر زور دیتے ہوئے بولی۔

اوکے ٹھیک ہے مجھے بھروسہ ہے تم پر اس لیے تو تم سے مدد مانگی تھی۔

اگلے بندے نے پتا نہیں اسے کیا کہا جسے سن کر مایا خوش ہو گئی۔

چلو ٹھیک ہے رکھتی ہوں فون۔ مایا نے کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔

*****

عالیشہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز آئی اس نے آپنی سوچ کو چھوڑ کر اوپر دیکھا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ وہ بھی تکیے اور چادر کے ساتھ عالیشہ حیرانگی سے بولی۔ ہاں جان مجھے کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی تو میں نے سوچا اپنی جان کے پاس آجاؤں۔ روحان سامان صوفے پر رکھ کر بولا اور خود بیڈ پر بیٹھ گیا۔ کیا مسئلہ ہے تمہارا؟؟؟؟ کیا لینے آئے ہو؟؟؟؟ بہتر یہی ہے تم یہاں سے چلے جاؤ. عالیشہ خود کو مضبوط کرتے بولی۔ ارے جان اتنا غصہ نہیں کرتے. صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ روحان اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔ تم مجھے چھو نہیں سکتے۔ عالیشہ اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہوئے بولی۔ اچھا تو یہ بات ہے روحان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ اور کمر پر گرفت سخت کی جس سے ضبط کرنے کے باوجود اس کی آنکھیں بھیگینے لگیں۔ روحان اس کے آنسوؤں کو اگنور کرتا اس کے ہونٹوں پر جھکا۔ جب عالیشہ کو لگا اس کا سانس لینا مشکل ہو گیا ہے تو روحان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور عالیشہ اپنی سانس بحال کرنے کے لیئے زور زور سے سانس لینے لگی۔ تم انتہا کے بتمیز ہو گھٹیا ہو تمہیں کس نے حق دیا ہے۔ مجھے چھونے کا عالیشہ شعلہ برستی آنکھوں سے دیکھ کر بولی۔ سنو وہ دوبارہ اس کے قریب ہوا لیکن اب گرفت بالوں پر تھی۔ روحان نے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا جو درد کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوا۔ مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے روحان اچانک بولتے ہوئے چپ ہوا۔ حق چاہیے۔ ٹھیک ہے۔ بن جائے گا حق۔ شام 7 بجے تیار رہنا۔ اگر کوئی ہوشیاری دیکھائی تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔ روحان اس کے بال اپنی گرفت سے آزاد کرتا باہر نکل گیا۔

عالیشہ اس کے جانے کے بعد اوندھے منہ بیڈ پر گری اور یادوں کی دنیا میں جانے لگی۔۔۔۔

****

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیشہ آٹھ جاؤ تمہیں کالج جانا ہے۔ماویا بیگم عالیشہ کو آدھے گھنٹے سے اٹھانے کی کوشش کررہی تھیں۔جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔کیا کررہی تھی؟؟؟ساری رات روحان سے بات کررہی تھی.جو آنکھیں نہیں کھل رہی.ماویا بیگم شرارت سے بولیں۔نہیں نہیں امی میں نے کیوں بات کرنی۔عالیشہ جلدی سے اٹھ کر گھبراتے ہوئے بولی۔

اچھا پھر یہ گھبراہٹ کیسی؟؟؟جیسے تمہاری چوری پکڑی گئی ہو.ماویہ بیگم اس کی طرف پیار سے دیکھ کر بولیں۔۔۔

ن ن نہیں مم میں کیوں گھبرانا وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔اچھا چلو اچھی بات ہے۔تم فریش ہو جاؤ۔میں ناشتہ بنواتی ہوں۔ماویا بیگم مسکرا کر بولیں اور کمرے سے باہر نکل گئیں۔عالیشہ مسکراتی ہوئی اٹھی اور واش روم گھس گئی۔۔۔۔

****

بی جان آیئے۔ضرور آہیں۔آپکا ہی گھر ہے۔ماویہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔

بی جان عالیشہ جو ماویہ بیگم کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی اچانک ماویہ بیگم کی آواز کانوں سے ٹکرائی تو سننے کھڑی ہو گئی۔

اور بی جان روحان بھی آئے گا اور اسد بھی ماویہ بیگم دروازے کے پاس کھڑی عالیشہ کو دیکھ کر جان کر بولیں۔

ہاں ہاں ہم سب آئیں گے۔بی جان کی آواز فون سے ابھری۔

ٹھیک ہے میں انتظار کررہی ہوں۔خیال رکھیں اپنا ماویہ بیگم نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

اب جو باہر کھڑا باتیں سن رہا ہے۔اندر آسکتا ہے۔ماویہ بیگم دروازے کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولیں۔

وووہ امی مم میں پانی پینے جارہی تھی آپ کی بات تو نہیں سن رہی تھی۔عالیشہ گھبراتے ہوئے بولی۔

کچن یہاں ہے وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولیں۔

ہاں چھوڑو وہ میں ابھی تمہاری پھوپھو سے بات کر رہی تھی۔ماویہ بیگم سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔

امی ابھی تو آپ کہہ رہی تھی کے بی جان عالیشہ بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دبا گی۔

ہاہاہاہاہا اچھا تو بی جان سے بات کر رہی تھی بیٹھو یہاں عالیشہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولیں۔

ہاں میں بی جان سے بات کر رہی تھی اور وہ اگلے ہفتے پاکستان آ رہی ہیں اور روحان اور اسد بھی آ رہے ہیں ماویہ بیگم اخری بات عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولیں لیکن امی نہیں اگلے ہفتے۔۔۔

میرے پیپرز ہیں عالیشہ منہ بسور کر بولی۔ چلو کوئی بات نہیں تم نے کالج نہیں جانا ماویہ بیگم وال کلاک کی طرف دیکھ کر بولیں جو آٹھ بجا رہا تھا۔۔۔

اوہاں میں تو بھول گئی عالیشہ جلدی سے اٹھی۔اور باہر بھاگی۔ آرام سے جانا۔۔۔

زوبیہ۔۔۔زوبیہ عالیشہ کلاس میں داخل ہو کر بولی۔

کیا ہوا آنتی خوش لگ رہی ہو زوبیہ عالیشہ کو خوش دیکھ کر بولی۔

وہ آگیا ہے اچھا ادھر آؤ عالیشہ اسے کلاس سے باہر لے کر آئی۔

وہ واپس آرہا ہے عالیشہ زوبیہ کو گھماتے ہوئے بولی۔

کون آرہا ہے؟؟؟؟

زوبیہ نے جان کر بھی انجان بن کر پوچھا۔۔۔

یار روحان میرا ساتھی میرا دوست عالیشہ نے چہکتے ہوئے بتایا۔

اووو اچھا مگر وہ تو یہی ہے زوبیہ عالیشہ کے دل کے مقام پر اشارا کرتے ہوئے بولی۔

پھر سے بکواس شروع ہوگئی تمہاری۔عالیشہ گھور کر بولی

اچھا اچھا زیادہ ڈرامے نہ کرو اگر پیار نہیں کرتی تو انتظار کیوں کر رہی ہو۔ زوبیہ دوبارہ اس کی طرف دیکھ کر گویا ہوئی۔

پتا نہیں محبت ہے یا نہیں لیکن میرا دوست میرا سب کچھ روحان ہی ہے۔۔۔

"عالیشہ تم اس کے ساتھ کیوں کھیل رہی تھی۔ میں کھیلتا ہوں مایا کے ساتھ تم صرف میرے ساتھ کھیلو گی۔

ہم گھر گھر کھیل رہے تھے تو وہ چڑیل میری بیوی بن گئ تھی میرا دل کیا منہ توڑ دوں اس کا بہت غصہ آیا مجھے روحان عالیشہ کو کل والے کھیل کے بارے میں تفصیل سے بتا رہا تھا۔۔

کیا ہوا اگر وہ تمہاری بیوی بن بھی گی تو عالیشہ منہ بسور کر بولی۔

نہ کھیل میں نہ اب منہ توڑ دوں گا اس کا وہ ہاتھوں کی میٹھی بند کر کے بولا۔

یار کزن ہے عالیشہ مسکراتے ہوئے بولی۔"

روحان اس وقت آٹھ سال کا تھا جبکہ عالیشہ پانچ ایسا لگتا تھا دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہوں۔ سب کزنز ان کی دوستی سے جلتے تھے۔ روحان پھر کچھ عرصہ بعد امریکہ چلا گیا تھا اور اب پندرہ سال بعد واپس آ رہا تھا۔ عالیشہ بارہویں جماعت میں زیر تعلیم تھی اور ایک ہفتہ رہ گیا تھا اس کے پیپرز کا۔

ہیلو کہاں کھو گئی ؟؟؟ زوبیہ جو کب سے عالیشہ کو مسکراتا دیکھ کر چڑ کر بولی۔

ہاں کچھ نہیں عالیشہ زوبیہ کے ہلانے پر حال میں واپس آئی۔

چل جھوٹی اپنے ان کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہی تھی۔ زوبیہ شرارت سے ایک آنکھ دبا کر بولی۔

زوبیہ بس کرو اب عالیشہ دہکتے گالوں کے ساتھ بولی۔

آئے ہائے!

کوئی شرما رہا ہے زوبیہ دوبارہ گویا ہوئی اور اپنا بیگ اٹھا کر فوراً بھاگ گی۔

زوبیہ کی بچی رک بتاتی ہوں تجھے میں عالیشہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔

❣□□□❣□□□❣□□

حال۔۔۔۔

میری جان اٹھنا نہیں ہے میری نیند اڑا کر کیسے سو رہی ہو؟؟؟؟روحان عالیشہ کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے بولا۔

عالیشہ نے جیسے ہی روحان کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کیا فوراً آنکھیں کھولیں تو عالیشہ کی آنکھیں اوشن بلیو آنکھوں سے ٹکرائی۔

عالیشہ نے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولنا چاہا لیکن روحان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

ششششش!!!

مجھے تمہاری آواز نہ آئے ورنہ تمہارا گلہ دبا دوں گا روحان عالیشہ کے منہ پر گرفت سخت کرتے بولا۔

عالیشہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

میری جان اپنے یہ آنسو ضائع نہ کرو بہت سی وجوہات دوں گا آنسو بہانے کی روحان انگلی کے پوروں سے آنسو چنتے ہوئے بولا۔

عالیشہ آٹھ گئی بیٹا ماویہ بیگم دروازہ نوک کرتے بولیں۔

عالیشہ؟؟؟

آواز نہ نکالنا خالہ کو آرام سے جواب دو۔روحان سرگوشی نما الفاظ میں بولا اور اپنا ہاتھ منہ سے ہٹایا۔

آ آ آرہی ہو ماما آپ جج جائیں آٹھ گئی ہوں عالیشہ نے با مشکل الفاظ ادا کئے۔۔

ٹھیک ہے جلدی آجاؤ ماویہ بیگم کہہ کر وہاں سے چلی گئیں۔

چلو میری جان اچھا سا تیار ہونا تمہارے لیے سرپرائز ہے ایک۔ روحان اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

کککک کیسا سرپرائز عالیشہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

ارے جان !!!! سرپرائز بتا دیا تو مزہ نہیں آئے گا. یہ کہہ کر روحان نے اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے اور ساتھ ہی باہر نکل گیا۔

عالیشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے جاتا دیکھ رہی تھی۔ یا اللہ یہ اب کیا کرنے والا ہے۔ عالیشہ نے دل ہی دل میں سوچا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد نکلی اور مرر کے سامنے بیٹھ کر بالوں میں برش پھیرنے لگی۔

اچھا ہوا تم آ گئی ماویہ بیگم عالیشہ کو سٹیرھیاں اترتے دیکھ کر بولیں۔

کہاں جا رہی ہیں ؟؟؟ آپ لوگ عالیشہ ماویہ بیگم اور عباس صاحب کو تیار کھڑے دیکھ کر بولی۔

بی جان اور اسد کو ائیر پورٹ لینے۔۔۔

تم نصرین سے کہہ کر کھانا بنوا لینا اسے میں نے بتا دیا ہے پھر بھی تم اپنی نگرانی میں بنوا لینا ماویہ بیگم عالیشہ کو کہہ کر باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

عالیشہ جلدی سے دروازہ لوک کر کے سیڑھیاں چڑھنے لگی اور روحان کے کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوئی۔

اندر آئی تو کوئی نہیں تھا کمرے میں عالیشہ کو واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی تو واشروم کی طرف قدم بڑھا دیے

۔

رررروحان انگلیاں مسلتی ہوئی دروازے کے پاس کھڑے ہو کر بولی۔

لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں۔ عالیشہ نے دروازے کا ہنڈل گھمایا اور جب اندر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔

عالیشہ نے لمبا سانس لیا اور دروازہ بند کر کے واپس مڑی تو اس کی نظر ٹیبل پر پڑے گلاب اور کاڈ پر گئی ڈرتے ڈرتے ٹیبل کے پاس آئی اور کانپتے ہاتھوں سے پھول اور کاڈ اٹھایا۔ کاڈ کھولا تو اندر کچھ لکھا تھا۔

میری جان میں جانتا ہوں خالہ اور انکل کے جانے کے بعد تم میرے کمرے میں آو گی۔ جیسے ہی دروازہ کھولو گی تو اندر کوئی نہیں ہو گا اور پھر تم واشروم کی طرف بڑھو گی جب وہاں دیکھو گی تو وہاں بھی کوئی نہیں۔

عالیشہ یہ پڑھ کر پورے کمرے میں نظریں گھمانے لگی کے کوئی کیمرہ تو نہیں لیکن نہیں عالیشہ نے لمبا سانس لیا اور کاڈ کی پچھلی سائیڈ پر لکھی تحریر پڑھنے لگی۔ اب تم پورے کمرے کا جائزہ لو گی کہ کہیں کیمرہ تو نہیں لگا ہوا۔

عالیشہ نے جیسے ہی یہ پرھا اسے لگا جیسے ابھی اس کے پیروں تلے زمین نکل جائے گی۔ اور وہ اس میں دھنس جائے گی۔

ریلکس جان گھبراؤ نہیں اور رہی بات سرپرائز کی تو وہ نہیں بتاؤں گا۔ اور یہ سب مجھے کیسے پتا آ کر بتاؤں گا۔ خیال رکھنا اپنا اوکے میں کچھ دیر تک تمہارے پاس ہونگا تمہارا اور صرف تمہارا روحان۔۔۔

عالیشہ نے جیسے ہی پڑھا پھول اور کاڈ وہی پھینک کر کمرے سے باہر نکلی اور اپنے کمرے میں آکر دروازہ زور سے بند کیا اور وہی زمین پر بیٹھ گئ۔

تمہارا اور صرف تمہارا روحان عالیشہ زیر لب بربرائی۔۔

نو یو آر آ لائیر۔۔۔ یو چیٹر

نہیں وہ جھوٹا نہیں اس نے کچھ نہیں کیا دل نے سرگوشی کی۔

تم تو چپ کرو ہو تو میرے لیکن حمایت اور صفائی اس کی کرتے ہو عالیشہ اپنے دل کو ڈپٹ کر بولی۔

اور ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی۔۔۔۔

******

زوبیہ۔۔۔اسے زمین پر بیٹھے ایک گھنٹہ ہونے کو آیا تھا۔جب اسے زوبیہ کا خیال آیا۔تو فوراً فون کی طرف لپکی اور جب دیکھا تو زوبیہ کا میسج تھا۔

عالیشہ میں ایک ہفتے کے لیے شہر سے باہر جا رہی ہوں اپنی فیملی کے ساتھ خیال رکھنا اپنا سوری مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا لیکن اب بتا رہی ہوں ام۔ریلی سوری پلیز ناراض نہ ہونا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی۔۔۔۔

عالیشہ نے زوبیہ کے میسج پڑھے تو اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

عالیشہ نے انسو صاف کیے اور فون ٹیبل پر رکھ کر باہر نکل گئ۔۔۔۔

نصرین کھانا بن گیا ہے عالیشہ نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی بی بی جی کھانا تیار ہو گیا ہے آپ کو کچھ چاہیے تھا نصرین نے پوچھا۔

نہیں عالیشہ مختصر سا جواب دے کر باہر نکل گئی۔ عالیشہ نے وال کلک کی طرف دیکھا تو دو بج رہے تھے۔

لیکن ابھی تک وہ لوگ نہیں آئے تھے۔نصرین وہ لوگ آجائیں تو مجھے بتا دینا میں اپنے کمرے میں ہوں عالیشہ نصرین سے کہہ کر کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

عالیشہ کمرے میں آئی تو اپنا بکھرا حلیہ شیشے میں دیکھنے لگی۔لمبی سانس بھر کر الماری کی طرف آئی اور کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر نکلی۔تو اسکی نظر بیڈ پر پڑے باکس پر گئی۔آہستہ آہستہ چلتے بیڈ کے پاس آئی اور باکس کھولنے لگی باکس کھولا تو اندر دو اور چھوٹے باکس تھے۔۔۔۔

پہلا باکس کھولا تو۔اندر بلیک رنگ کی لونگ میکسی تھی۔دوسرا کھولا تو اندر بالیاں اور چوڑیاں اور بوکس پر لکھا تھا۔

This is for you my love plus hate...

عالیشہ نے جسے ہی یہ تحریر پڑھی اسکی آنکھیں بھیگینے لگی۔

کیسا لگا گفت پیچھے سے روحان کی آواز پر چونک کر پلٹی۔

تم کیا چاہتے ہو؟؟؟ گھٹیا انسان اور کتنی اذیت دو گے مجھے عالیشہ روحان کا کولڑ پکڑ کر چیخی۔۔۔

آواز نیچی جان روحان عالیشہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔۔۔

آج میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے تیار کرونگا جلدی سے چینج کر کے آؤ۔۔۔

روحاان شوٹ عالیشہ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

مجھے نہیں پہنا میں ان کپڑوں میں ہی ٹھیک ہوں عالیشہ روحان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

میں نے رائے یا تمہاری۔ پسند نہیں پوچھی فورا جاؤ۔۔۔ اینڈ اٹس مائے آرڈر۔۔۔

روحان عالیشہ کو خود سے قریب کرتے بولا۔

تم اچھا نہیں کر رہے

I.hate u.....

سنا تم نے۔۔۔

I hate u .....

Ohhh that's great

پھر تو اور مزہ آئے گا دشمن جان روحان ہلکی مسکراہٹ چہرے پر لیے بولا

Whatever ....

عالیشہ روحان کا ہاتھ جھٹکتے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے اتنا برا ہوں میں روحان دل ہی دل میں بولا

نہیں پیار کرتی ہے بس ڈرتی ہے دل نے سرگوشی کی۔۔۔۔

اس بات پر روحان ہلکا سا مسکرا گیا۔عالیشہ جیسے ہی چینجنگ روم سے باہر آئی روحان نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو روحان کی آنکھیں سرمئی آنکھوں سے ٹکرائی۔

آؤ یہاں بیٹھو روحان مڑ کے آگے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

عالیشہ کندھے آچکا کر کرسی پر بیٹھ گئ۔

چلو یہ پہنو روحان عالیشہ کی طرف بالیاں بڑھاتے ہوئے بولا۔روحان کیوں کر رہے ہو ایسا۔

مت دو اذیت مجھے عالیشہ روحان کی آنکھوں میں دیکھ کر دل ہی دل میں روحان سے مخاطب ہو کر بولی۔۔۔۔

جان ابھی تو تکلیف دی بھی نہیں ابھی تو شروعات ہے روحان نے تھوڑا نیچے جھک کر عالیشہ کے کان میں سرگوشی کی

۔

تم پہن رہی ہو یا پہناؤ میں۔۔۔۔ اچھا یہ پہنو میں نیچے دیکھ کر آتا ہوں شور آرہا ہے۔لگتا ہے وہ لوگ آگئے ہیں روحان بالیاں وہی رکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

عالیشہ بس اسے جاتا دکھتی رہی۔

❣□□□❣❣□□□❣□

Welcome bi jaan and Asad .

روحان سیڑھیاں اترتے سامنے بی جان اور اسد کو دیکھ کر بولا۔

کیسا ہے میرا بچہ بی جان روحان سے گلے ملتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک ہوں روحان نے بی جان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

بی جان اور اسد آپ دونوں فریش ہو جاؤ پھر ہم سب کھانا کھاتے ہیں۔ماویہ بیگم سب کو دیکھ کر پیار سے بولیں۔

کیا ہوا؟؟؟؟؟ اداس لگ رہا ہے. اسد روحان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔....

نہیں تو روحان بمشکل بولا۔۔۔

جھوٹ تیری آنکھیں بتا رہی ہیں. عالیشہ سے بات ہوئی اسد نے تجسس سے پوچھا۔

روحان نے اثبات میں سر ہلایا چل تو فریش ہو جا پھر بات کرتے ہیں. روحان اسد کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا

۔

کیسی بات کر رہا ہے تجھے دیکھ کر ہو گیا فریش اسد زبردستی مسکرا کر بولا۔۔۔

****

السلام علیکم!!! بی جان عالیشہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

وعلیکم السلام بی جان نے پیار سے عالیشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیسی ہیں آپ؟؟؟ عالیشہ نے بی جان سے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔

اللہ کا شکر تم بتاؤ بیٹا کہاں تھی؟؟؟ بی جان نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کہیں نہیں عالیشہ گھبراتے ہوئے بولی۔

ہمم تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں بی جان نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

بی جان نیند پوری نہیں ہوئی۔ اس لیے بس اور آپ آرام کریں عالیشہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

ارے جان تم نے کانوں میں کچھ نہیں پہنا عالیشہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ جب اس کی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی وہ پیچھے مڑی تو روحان غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

روحان کو غصے میں دیکھ کر عالیشہ کی سٹی گم ہو گئی تھی۔

اس کا پورا وجود ڈر کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔۔۔

روحان اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔

عالیشہ نے گھبراہٹ سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔

روحان نے اسے بازو سے پکڑا اور کمرے کی طرف لانے لگا۔

عالیشہ نے فوراً آنکھیں کھولیں۔ روحان نے اسے کمرے میں لا کر زور سے بیڈ پر پٹخا۔۔۔

تمھیں سمجھ نہیں آتی ایک بار کی روحان اس کی بازو پیچھے لے جا کر مڑوڑتے ہوئے بولا۔

درد سے عالیشہ کا چہرا سرخ ہونے لگا۔۔

کک کیا کیا ہے میں نے عالیشہ نے درد کی باعث بامشکل بولا۔

جب میں نے کہا تھا کے میں تمہیں ان چیزوں میں دیکھنا چاہتا ہوں تو تم نے کیوں نہیں پہنا روحان جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ کر بولا۔

پکڑو اور پہنو روحان چوڑیاں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

لگتا ہے میرے ہاتھوں سے پہنو گی۔۔۔۔ روحان اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔

ن نن نہیں میں پہن لوں گی عالیشہ بولی۔۔

Good girl.....

روحان اس کا گال تھپتھپاتے ہوے بولا۔

چلو پھر رات میں ملاقات ہوتی ہے ایک بار میں سن لیا کرو روحان اس کے بال کان کے پیچھے کرے ہوئے قدر نرمی سے بولا اور باہر نکل گیا۔

حیوان صفت انسان عالیشہ اپنی بازو پر روحان کی انگلیوں کے نشان دیکھ کر بولی۔۔

****

سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔اور بیٹا تم نے بتایا نہیں تم کیا کام کرتے ہو وہاں عباس روحان کی طرف دیکھ کر بولے۔

انکل وہی بابا کا بزنس سنبھال رہا ہوں آجکل روحان نے جواب دیا۔۔

ماشاءاللہ۔۔!!!

عباس منہ میں نوالہ لیتے ہوئے بولے۔

سب لوگ کھانا کھانے کے بعد خوش گپیوں میں مصروف تھے جب روحان نے اسد کی طرف دیکھ کر بولا۔اسد میرے ساتھ آ زرا بات کرنی تھی ایک۔

ہاں چل اسد نے ہاں میں سر ہلایا اور دونوں کمرے میں آ گئے۔

بتا کیا کیا ہے ؟؟؟؟ اسد روحان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولا۔

ابھی کچھ نہیں لیکن کرنا ہے روحان نے سنجیدہ ہو کر جواب دیا۔

کیا مطلب کیا کرنا ہے اسد پریشان ہو کر بولا کیوں کے وہ روحان کو اچھے سے جانتا تھا کے وہ یہاں رہ رہا ہے تو کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو گی۔

مجھے عالیشہ سے نکاح کرنا ہے تو مدد کرے گا اس میں میری روحان اس کی طرف امید سے دیکھ کر بولا۔

کیا مطلب نکاحِ اسد کو جھٹکا لگا۔

ہاں نکاح عالیشہ کو اپنا بنانے کا یہی ایک طریقہ ہے ورنہ وہ مجھ سے دور ہو جائے گی اور اب میں اس سے دور نہیں رہنا چاہتا روحان بے بسی سے بولا۔

چل میں مولوی کا بندوبست کرتا ہوں اسد روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

****

عالیشہ آنکھیں موندے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولیں۔

تم یہاں کیا کر رہے ؟؟؟ ہو عالیشہ غصے سے بولی۔

میری مرضی جب بھی آؤں روحان بیڈ پر بیٹھتے پر سکون لہجے میں بولا....

نکلو یہاں سے عالیشہ بنا کسی خوف کے بولی۔

لگتا ہے شام والا گفٹ بھول گئی ہو روحان اس کی بازو پکڑ کر پیچھے کی طرف لے جا کر بولا۔

چھوڑو میرا۔۔۔۔

عالیشہ کچھ کہتی یا کوئی رد عمل کرتی روحان نے فوراً اپنی جیب سے کلروفوم سے بھرا رومال نکالا اور اس کے منہ پر رکھ دیا۔ جس سے وہ کچھ ہی سیکنڈ میں بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

Am sorry sweetheart ---

لیکن میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا روحان نے رومال جیب میں ڈالا اور احتیاط سے اسے بانہوں میں اٹھایا اور گھر کے پیچھے کے راستے سے باہر نکلا۔

اسد جو اس کا انتظار کر رہا تھا۔ ایسے عالیشہ کو اس کی بانہوں میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔

تو نے بے ہوش کیا ہے ؟؟؟ اسے اسد روحان کی طرف آتے ہوئے بولا۔۔

ہاں اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا. چل اب اس سے پہلے کوئی دیکھ لے روحان عالیشہ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لیٹاتے ہوئے بولا۔۔۔

یار تو غلط کر رہا ہے اسد روحان کی طرف افسوس سے دیکھ کر بولا۔

میں غلط کر رہا ہوں اور وہ جو کر رہی ہر روحان تپے ہوئے لہجے میں بولا۔

جانا کہاں ہے ؟.

اسد نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

چل میں بتاتا ہوں روحان سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے بولا۔

کچھ دیر بعد اسد نے گاڑی ایک فلیٹ کے سامنے روکی

یہ کس کا فلیٹ ہے اسد گاڑی سے سر باہر نکال کر بولا۔

میرا۔۔۔۔روحان نے مختصر سا جواب دیا اور گاڑی سے نیچے اترا اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر عالیشہ کو بانہوں میں اٹھایا اور اندر جانے لگا۔۔۔۔

روحان نے اسے بیڈ پر لٹایا اور دروازہ لوک کر دیا۔

اسد اب جلدی سے نکاح خواں اور گواہوں کو لے کر آؤ میں اسے ہوش میں لا کر باہر لاتا ہوں۔

یار سوچ لے ایک بار پھر تو غلط کر رہا ہے اسد نے اسے دوبارہ سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔۔

روحان سرمد سوچتا نہیں ہے۔ کرتا ہے۔ اور میں نے تجھے کچھ کہا ہے۔ روحان کہہ کر دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

اسد نے بند دروازے کو دیکھا اور کندھے آچکا کر باہر نکل گیا۔

****

جان اٹھ بھی جاؤ اب شادی کے دن کون سوتا ہے روحان عالیشہ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالتے ہوئے بولا۔

عالیشہ نے یکدم آنکھیں کھولیں اور خود کو انجان جگہ پر پا کر پورے کمرے میں نظریں گھمانے لگی۔

اچانک اس کی آنکھیں گہری نیلی آنکھوں سے ٹکرائی۔ عالیشہ روحان کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے یہاں کیسے آئی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو جان روحان مسکرا کر بولا۔

ی ی یہ ت ت تم مجھے کہاں لے کر آئے ہو۔عالیشہ نے شروع کے الفاظ لڑکھڑاتے اور آخری کے الفاظ مضبوط لہجے میں بولے...

-----I have a great surprise for you sweetheart

روحان اس کی طرف دیکھ کر شوخ لہجے میں بولا۔

کیسا سرپرائز کہاں لے کر آئے ہو مجھے۔میں شور مچادوں گی۔عالیشہ چیختے ہوئے بولی۔

Yeah sure.. .!!!

لیکن اس کے بعد جو ہو گا اس کی ذمے دار تم خود ہو گی۔روحان صوفے پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ دھرے پر سکون لہجے میں بولا۔۔

چلو بات ختم کرتے ہیں۔روحان صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی طرف آتے ہوئے بولا۔۔

آج ہمارا نکاح ہے اپنا یہ رونا دھونا بند کرو،اور اگر کوئی بکواس کی تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔روحان عالیشہ کو بازو سے پکڑ کر خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔

ککک کس کا نکاح عالیشہ نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میری جان ہمارا نکاح روحان نے پر سکون لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گی۔

مجھے چھوڑو پتا نہیں کن کن لوگوں کو چھوا ہے ان ہاتھوں نے۔عالیشہ شعلہ برستی آنکھوں سے دیکھ کر بولی۔

میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ سمجھ آئی۔عالیشہ روحان کا کالر پکڑتے ہوئے بولی۔

اوکے یہ تو اچھی بات ہے پہلے بھی کہا تھا۔

I hate u more and more....

روحان اس کے ہاتھ اپنے کالر سے جھوڑواتے ہوئے بولا۔۔۔

میں تم سے نکاح نہیں کروں گی کتنا گروگے میری نظروں میں۔ اتنا نہ گرو کہ آٹھ نہ پاؤ۔ عالیشہ روحان کو زخمی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

Ok then you have a second option.

روحان عالیشہ کو سر تا پاؤں معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کلکک کیا مطلب کیسا آپشن عالیشہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہی کہ سوئٹ ہارٹ تم میرے ساتھ ایسے ہی رہو ساری زندگی۔ بنا نکاح کے۔ تم نکاح نہیں کرنا چاہتی تو ایسے ہی ٹھیک ہے۔ مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تمھارے ساتھ ایسے رہنے میں۔ تم جانتی تو ہو میں کتنا گھٹیا اور بے شرم انسان ہوں۔ تمھارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ میں جس چیز کو حاصل کرنے کا سوچوں اسے حاصل کر کے ہی دم لیتا ہوں۔ اب چوائس تمھاری ہے کیونکہ رہنا تو میرے ساتھ ہی ہے ویسے نہیں تو ایسے ہی سہی روحان معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

عالیشہ کو لگا جیسے کسی نے پگلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو۔

اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

بولو جان تم تو چپ ہی ہو گئی۔ روحان بولا۔

تم کتنی اذیت دو گے روحان۔۔

عالیشہ سسکتے ہوئے بولی !!!

روحان کمر سے ہاتھ ہٹا کر گلے تک لایا اور اس پر دباؤ ڈالنے لگا درد کی وجہ سے عالیشہ کی آنکھیں برسنے لگیں۔۔

میں تمھیں اتنی اذیت دوں گا کہ تمھاری روح تک کانپنے لگے گی۔ روحان گلے پر مزید دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔

عالیشہ کو لگا اس کا سانس لینا بند ہو جائے گا تو اسنے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کی۔

روحان نے اسے جھٹکے سے چھوڑا۔۔

عالیشہ سانس بحال کرنے کے لیے لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔

روحان دوبارہ عالیشہ کے قریب ہوا اور عالیشہ کے گلے سے دوپٹہ بے دردی سے کھینچ کر بیڈ پر اچھالا۔۔

ی ی یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟؟؟ عالیشہ سے ڈر کے مارے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا. بامشکل بولی!!!! اور مڑ کے دوپٹہ پکڑنا چاہا. لیکن روحان نے اس کا بازو پکڑ کر دیوار سے لگایا۔۔

اب بتاؤ؟؟؟؟ نکاح کرو گی ہاں یاں نہ اب دوبارہ نہیں پوچھوں گا۔

وہ اس کی بازو پر گرفت سخت کرتے ہوئے بولا!!!!

نہیں کروں گی عالیشہ مضبوط لہجے میں بولی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ روحان نے اسکی بازو پر گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا چاہتے ہو تم عالیشہ نم لہجے میں بولی۔۔۔۔

تمھیں اذیت دینا چاہتا ہوں قسم سے دل کو کیا روح تک کو سکون ملتا ہے روحان دو قدم دور ہو کر بولا۔۔

میں نکاح کے لیے تیار ہوں عالیشہ روحان کی طرف سرخ ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کیا؟؟؟؟ کیا کہا تم نے؟؟؟ روحان حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

میں نکاح کے لیے تیار ہوں عالیشہ نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو ڈاٹس گریٹ۔۔۔

چلو اب تم فریش ہو جاؤ ایسے جاؤ گی نکاح خواں کے سامنے۔ روحان اسے سر تا پاؤں نیم بیگرے ہو لیے میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

عالیشہ اسے بنا دیکھے واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔ اسی پل دروازہ بجا روحان خود کو نارمل کرتا ہوا دروازے کے پاس آیا اور لمبا سانس کھینچ کر دروازہ کھولا۔۔۔

ہاں بول سب ہو گیا۔ روحان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں ان کو لاؤنج میں بٹھایا ہے اسد نے جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں روحان نے کہہ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

عالیشہ باہر کھڑی اسے خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ کوئی تماشا نہ کرنا باہر اگر کوئی تماشا کیا تو یہ رات تمھاری آخری رات ہو گی۔۔۔ روحان اس کی طرف دیکھ کر دھمکی بھرے لہجے میں بولا۔۔

چلو اب اسے سر پر لو روحان نے دوپٹہ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ نیچے کرو تھوڑا روحان گھونگھٹ کی طرح اڑاتے ہوئے بولا۔۔

عالیشہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور باہر نکل گئی۔۔

اسد اس وقت وہاں موجود نہیں تھا اگر عالیشہ اسے وہاں دیکھ لیتی تو پتا نہیں کیا ہو جاتا۔

روحان نے مولوی صاحب کو اپنی اور عالیشہ کی تفصیل بتائی۔ عالیشہ گھونگھٹ کی عار سے سب کو زہریلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

عالیشہ والد عباس کیا آپ کو روحان والد محمد سرمد اپنے نکاح میں قبول ہے۔

عالیشہ کی دھڑکنیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں جب مولوی صاحب کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے۔۔؟

قبول ہے۔۔

کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟

قبول ہے۔۔

عالیشہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا۔

بیٹا یہاں سائن کریں نکاح خواں پیپرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا !!!!

روحان کی جان میں جان آئی۔

پھر روحان کا نکاح پڑھایا گیا,اور گواہوں کے سائن لیے گئے اور پھر دعا کی گئی۔

۔مبارک ہو بیٹا اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے. مولوی صاحب روحان کو گلے لگاتے ہوئے بولے۔۔ شکریہ روحان نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

چلو عالیشہ عباس تمھیں گھر چھوڑ دوں۔۔

اووووسوری سوری۔۔۔!عالیشہ روحان۔

روحان عالیشہ کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے بولا۔

میں سب کو بتا دوں گی عالیشہ کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔

یس وائے نوٹ۔!!

پھر وہ ثبوت مانگے گیں نکاح کا اور تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے نکاح کیا ہے تم سے مائے ڈئیر وائف۔

روحان عالیشہ کے سامنے کھڑے جیب میں ہاتھ ڈالے پر سکون لہجے میں بولا۔

عالیشہ اسے بس بے بسی سے دیکھتی رہی۔

تم کو میرا ڈرائیور چھوڑ دے گا روحان اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا۔

مائے سویٹ ہارٹ وائے آر یو کرائنگ۔؟

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا روحان عالیشہ کا چہرا اوپر کرتے ہوئے بولا۔

چلو اب جاؤ اچھی لڑکیاں دیر رات تک باہر نہیں رہتی روحان اس کا دوپٹہ ٹھیک کرتے بولا۔ عالیشہ بنا کچھ کہے باہر نکل گئی....

روحان کمرے میں آیا تو اندھیرا تھا وہ ویسے ہی زمین پر بیٹھ گیا۔

ڈارک از بٹر دن لائٹ۔۔

ہاؤ ڈیڈ یو ڈو ڈیٹ ٹو می۔

یہ کہہ کر روحان نے پاس پڑا گلدان پکڑ کر پوری طاقت سے سامنے شیشے میں مارا۔۔

آئی پرومیز آئی ویل میک یور لائف ہل اینڈ آئی مین اٹ۔۔۔۔

روحان گلے کے بل چیختے ہوئے بولا۔

عالیشہ جیسے ہی گھر پہنچی اپنے کمرے کی طرف بھاگی اور کمرے میں آکر دروازہ بند کر دیا اور وہی بیٹھ گئی تھی۔ عالیشہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی اور گزری یادوں کے بارے میں سوچنے لگی۔

ماضی۔۔۔۔

آ گئی تم اتنی دیر لگا دی تم نے آنے میں چلو بیٹھو میں کھانا لگاتی ہوں ماویہ جو کب سے عالیشہ کا انتظار کر رہی تھیں اچانک اسے گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر بولی۔۔

جی ماما بس دیر ہی گئی میرے پیپرز ہیں کچھ ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ عالیشہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

چلو میں بی جان سے کہہ دیتی ہوں نہ آئیں ابھی۔ماویہ بیگم اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔۔

جیسے آپ کی مرضی عالیشہ منہ بسورتے ہوئے بولی اور اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔

ارے کہاں چل دی۔۔۔؟؟ کھانا نہیں کھانا ماویہ بیگم عالیشہ کو لاؤنج سے باہر جاتا دیکھ کر بولیں۔۔۔

نہیں ابھی بھوک نہیں عالیشہ کہہ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

پاگل لڑکی ماویہ بیگم مسکراتے ہوئے منہ میں بڑبڑائیں۔

****

کچھ دن بعد،،،،

عالیشہ پیپر کیسا ہوا؟؟؟؟خیال رکھا کہیں پیپرز میں روحان نامی مضمون تو نہیں درج کر آئی۔

زوبیہ قدر پریشانی سے بولی۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔روحان نامی عالیشہ اپنی سرمئی آنکھیں سکیڑ کر بولی۔۔۔

میرا مطلب تم اسی کے بارے میں بات کرتی ہو مجھے پریشانی ہو رہی تھی کہ کہیں تم فیل نہ ہو جاؤ زوبیہ شرارت سے بولی۔۔۔

عالیشہ زوبیہ کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

*****،

ماضی۔۔۔۔۔

بھائی صاحب کیسے ہیں آپ کبھی چکر ہی لگائیں عباس ارحم صاحب سے بولے۔ہاں ہاں ضرور ارحم کی آواز فون سے ابھری۔پہلے تم لوگ آؤ میری بیٹی کی شادی میں ارحم صاحب نے خوش دلی سے کہا۔

ماشاء اللہ !

جی جی بھائی صاحب آئیں گے۔ ہم ویسے بھی ایک ہی شہر میں رہ کر بھی ملاقات ہی نہیں ہو پاتی۔ عباس صاحب لمبا سانس خارج کرتے ہوئے بولے۔ چل ٹھیک ہے سب آنا۔۔

جی! بھائی صاحب اللہ حافظ عباس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

ماویہ۔۔ماویہ عباس نے پیار بھرے لہجے میں اپنی بیگم کو پکارا۔

جی بولیں! ماویہ کمرے سے باہر آتے ہوئے بولیں۔۔

بھائی صاحب کے گھر شادی ہے انہوں نے بولا یا ہے عباس نے بتایا۔

ماشاء اللہ ! چلو بچوں کی اوٹنگ بھی ہو جائے گی ماویہ بیگم چہکتے ہوئے بولیں۔عباس بھی مسکرانے لگے۔۔۔

چلو زوبیہ میں چلتی ہوں بھائی آ گئے ہیں عالیشہ گلے ملتے ہوئے بولی۔ ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں۔۔زوبیہ نے کہا۔۔۔

عالیشہ ہم تمہارے تایا جان کے گھر جا رہے ہیں۔ جو چیزیں رکھنی ہیں رکھ لو ویسے تو وہ کپڑے خود دیتے ہیں پھر بھی تم رکھ لو ماویہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

جی ماما ٹھیک ہے۔ عالیشہ اداسی سے بولی۔ اور ہاں وہاں بی جان اور روحان بھی آئیں گے۔ انہوں نے سب کو بلایا ہے ماویہ بیگم عالیشہ کا اداس چہرہ دیکھ کر بولیں۔ روحان کا نام سن کر عالیشہ کے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ آ گئی۔ ایسے ہی مسکراتی رہا کرو۔ ماویہ بیگم عالیشہ کو مسکراتا دیکھ کر بولیں اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

ماویہ بیگم کے جانے کے بعد عالیشہ فون کہ طرف لپکی اور نمبر ملانے لگی۔۔۔

ہیلو! زوبیہ ہم اپنے تایا جان کے گھر جا رہے ہیں شادی ہے تم اور زوحہ بھی آ جاؤ عالیشہ چہکتے ہوئے بولی۔۔۔ ٹھیک ہے میں تمھارے بغیر کیا کروں گی یہاں چلو شادی ہی دیکھ لوں گی زوبیہ حامی بھرتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے۔۔۔

عالیشہ کال کاٹ کر وارڈروب کی طرف بڑھی اور بیگ نکالا اور پیکنگ کرنے لگی۔ سب لوگ اپنی اپنی پیکنگ میں مصروف تھے اور زوبیہ اور زوحہ بھی آ گئے تھے سب لوگوں نے خوش دلی سے دونوں کا ویلکم کیا تھا۔

ہاشم پہلے ہی وہاں جا چکا تھا وہ زوبیہ سے نہیں ملا تھا کچھ ہی گھنٹے بعد سب لوگ ارحم صاحب کی حویلی میں مصروف تھے۔۔۔

ارے یار اتنی خوبصورت ہے میری تو نظریں ہی نہیں ہٹ رہیں زوبیہ حویلی کے چاروں اطراف نظر گھماتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں! ہمارا بچپن یہاں پر ہی گزرا ہے عالیشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے ملازم اندر باہر آ جا رہے تھے۔۔

اہم اہم کس کو ڈھونڈ رہی ہو زوبیہ شوخ لہجے میں بولی۔۔۔۔

سنو لڑکیوں یہ کپڑے پہن کر دیکھ لو عالیشہ بولنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے کسی کی آواز پر دونوں پلٹیں مہرون شلوار قمیض میں ملبوس اڈھیر عمر کی عورت جو ہاتھوں میں کپڑوں کا بیگ پکڑے انہیں ہی دیکھ رہی تھی جو کہ حویلی کی بہت ہی پرانی ملازمہ تھی پکڑوا سے رانی بیگم کپڑوں سے بھرا بیگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولیں عالیشہ نے آگے بڑھ کر بیگ تھام لیا۔

یہ بیگ؟

ملازمہ کے جانے کے بعد زوبیہ نے عالیشہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ کپڑے ہیں جو شادی پر پہننے ہیں یہ سب کو ایسے ہی دیتے ہیں چلو آؤ اندر چلتے ہیں۔۔ عالیشہ دروازے کی طرف مایوسی سے دیکھ کر بولی۔

کیوں دیکھ رہی ہو دروازے کی طرف بار بار زوبیہ شوخ لہجے میں بولی۔۔

کچھ نہیں عالیشہ نے دہکتے گالوں کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

السلام علیکم! پھوپھو عالیشہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی جہاں سب بڑے بیٹھے ہوئے تھے۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو؟ شائستہ بیگم عالیشہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

اور ان سے ملو زونیرا اور زمر سے یہ تمھاری پھوپھو کی بیٹیاں ہیں ماویہ بیگم بولیں۔۔

عالیشہ چلیں زوبیہ اور زوحہ جو کب سے یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھیں آخر میں تپ کر زوبیہ بولی

ہاں چلو۔۔۔

عالیشہ یہ پہن لو تم زوبیہ جو کب سے کپڑے دیکھ رہی تھی آخر میں بول پڑی دیکھاؤ یار کتنے پیارے ہیں عالیشہ رشک کرتے ہوئے بولی۔۔۔ چلو جاؤ پہن کر آؤ جلدی سے زوبیہ بولی۔۔۔

عالیشہ کپڑے پکڑ کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔ یار مجھے نہیں سہی لگ رہا۔عالیشہ واشروم کے اندر سے ہی بولیں

نہیں تم باہر آؤ زوبیہ نے کندھے آچکا کر کہا۔۔

ماشاءاللہ! اتنی پیاری لگ رہی ہو میں بھی پہن کر آئی عالیشہ کے باہر نکلنے کے بعد زوبیہ اسے دیکھ کر بولی۔۔۔

ہاں جاؤ۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں؟ زوبیہ واشروم سے باہر نکل کر بولی۔۔۔ہاں بس ٹھیک لگ رہی ہو عالیشہ ہنسی دباتے ہوئے بولی

۔۔۔

کیا مطلب ہے؟ اس بات کا؟ زوبیہ نے منہ بسور کر کہا۔ ہاہاہاہا! کچھ نہیں بہت پیاری لگ رہی ہو عالیشہ زوبیہ کے گلے میں بازو ڈال کر بولی۔۔۔

اچھا میں زرا باہر دیکھوں زوبیہ کھڑکی کے پاس جا کر بولی۔ یار اتنی خوبصورت سجاوٹ ہے دیکھو زرا زوبیہ منہ پر ہاتھ رکھے ستائیشی نظروں سے دیکھ کر بولی۔ ہاں سب تایا جان نے کیا۔

یار یہ سٹرپ بند کر دو مجھ سے نہیں ہو رہے۔

عالیشہ یہاں آؤ یہ روحان تو نہیں سفید کرتا شلوار میں یار زوبیہ حیرانگی سے بولی۔

عالیشہ جو کب سے اپنے شوز کی سٹرپ باندھ رہی تھی زوبیہ کی بات سن کر اس کے ہاتھ وہی رک گئے اور کھولے سٹرپ کے ساتھ ہی کھڑکی کے پاس آئی اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔

کہاں ہے ؟

یہاں تو کوئی نہیں ہے عالیشہ نے زوبیہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا جو اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

زوبیہ جاؤ میں نے بات نہیں کرنی تم سے عالیشہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔

اچھا! سوری میری! جان زوبیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے طرف گھمایا۔

چلو آؤ نیچے چلتے ہیں۔ چلو

روحان۔۔۔ عالیشہ کمرے سے باہر نکلی تو چہرے پر گہری مسکراہٹ سجائے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

عالیشہ گھیرے دار پیلے رنگ کے فراک میں ملبوس تھی گلے میں دوپٹہ لٹکائے بالوں کو کندھے پر چھوڑے۔ ہاتھوں میں چوڑیاں اور کانوں میں بالیاں پہنے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات لیے تلاشتی نظروں سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

عالیشہ سیڑھیاں اترتے ہوئے پورے ہال کا جائزہ لے رہی تھی جب اس کی نظر اوشن بلیو آنکھوں سے ٹکرائی دونوں ہی پلکیں جھپکانا بھول گئے۔

بس بھی کر دے اور کتنا دیکھے گا نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟ اسد روحان کو کہنی مارتے ہوئے بولا۔

ساتھ ہی عالیشہ نے نظریں جھکا لیں اور اسی پل زوبیہ عالیشہ کو کھینچ کر ایک سائیڈ پر لے آئی۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟ تم دونوں سب لوگ موجود تھے وہاں اور تم دونوں کی نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھیں ایک دوسرے سے۔۔

کیا بات کر رہے تھے؟ نظروں ہی نظروں میں آخری بات زوبیہ شرارت سے بولی۔

بکواس بند کرو اپنی کوئی بات نہیں ہو رہی تھی اور اب اگر تم نے کوئی بکواس کی تو تمہارا گلہ دبا دوں گی عالیشہ بمشکل بولی۔۔۔

اچھا !یار نہیں کہتی کچھ اچھا میں پانی پی کر آئی زوبیہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

عالیشہ بھی جانے لگی جب کسی نے اسے بازو سے پکڑا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر حویلی کے پیچھے لے کر آیا۔۔ شششش!

میں ہوں روحان اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔

کتنے خراب ہو آپ ایسا کوئی کرتا ہے بھلا ڈرا دیا مجھے عالیشہ لمبے لمبے سانس بھرتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا؟ کیا دیکھ رہے ہو؟ عالیشہ نے روحان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر شرم سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

تمھیں !روحان عالیشہ کا چہرا ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے ہوئے بولا۔۔۔

روحان کہہ کر دو قدم اور قریب ہوا عالیشہ پیچھے دیوار سے لگ گئی۔۔۔

روحان نے دوسرا ہاتھ دیوار پر رکھا۔۔۔

روحان پیچھے ہٹیں۔۔ کیا کر رہے ہیں؟ چھوڑیں مجھے کوئی دیکھ لے گا عالیشہ شرم سے نظریں جھکا کر بولی۔ کون دیکھے گا؟ یہاں کوئی نہیں آتا روحان ہلکا سا مسکرا کر بولا۔۔۔

اچھا! چھوڑیں تو عالیشہ نے دوبارہ کوشش کی لیکن مقابل پھر بھی نہیں ہٹا۔۔

شش !روحان عالیشہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔

"یو آر مائے سن شائن "

"یو آر مائے شائنگ سٹار "

یو آر مائے آئیوری تھینگ۔۔

روحان عالیشہ کے کان کے پاس آکر سر گوشی نما الفاظ میں بولا۔

عالیشہ کو لگا جیسے ابھی اس کی روح پرواز کر جائے گی۔

عالیشہ نے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر خود سے دور کرنا چاہا لیکن روحان جیسے اس کے سحر میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

ررر روحان۔۔۔۔عالیشہ نے لرزاتی آواز میں پکارا۔۔

روحان دو قدم دور ہوا لیکن ہاتھ نہیں ہٹائے۔

عالیشہ عالیشہ۔۔۔

زوبیہ کی آواز پر روحان نے اسے چھوڑا۔

ارے! تم یہاں ہو؟۔

آپ دونوں بوکھلائے کیوں ہوئے ہیں جیسے آپ لوگوں کی چوری پکڑی گئی ہو زوبیہ شرارت سے بولی۔۔۔

سچی! میں نے کچھ نہیں دیکھا زوبیہ نے مصمیویت سے آنکھیں سٹپٹا کر کہا۔۔۔۔

اس بات پر روحان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی۔عالیشہ شرم سے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

عالیشہ تھوڑی دیر بعد آتی ہے آپ ابھی جائیں مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے روحان چہرے پر سنجید گی لیے بولا۔

ٹھیک ہے !زوبیہ کندھے آچکا کر وہاں سے چلی گئی۔

روحان آپ بہت برے ہو میری دوست ہے ایسے کوئی کہتا ہے عالیشہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا روحان بولا۔

میں جارہی ہوں عالیشہ کہہ کر مڑی۔

کس نے اجازت دی جانے کی روحان عالیشہ کا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔

اور میں نے آپ سے اجازت کیوں لینی ہے عالیشہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔۔

میں تو جارہی ہوں عالیشہ اپنا بازو چھوڑوا کر بھاگی۔

عالیشہ تم ایسا نہیں کرسکتی روحان زور سے بولا۔

میں نے کیا کیا؟ عالیشہ دور سے اونچی آواز میں بولی۔

تم نے۔۔

میں بعد میں بتاؤں گا روحان دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر آونچی آواز میں بولا۔۔۔

روحان کہہ کر جیسے ہی مڑا اسے لگا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا تھا وہ آگے بڑھا۔۔

ارے روحان!!! کیا کر رہا ہے؟؟؟ یار اندر سب تیرا انتظار کر رہے ہیں اختشام پیچھے سے ڈورتا ہوا آیا۔

روحان وہی روک گیا...

اوے! کہاں؟ غائب تھا تمھیں اتنا تلاش کیا لیکن تم ملے ہی نہیں۔۔

انمول لوگ ایسے ہی نہیں مل جاتے میرے دوست اختشام ایک ادا سے بولا۔۔۔

تو نہیں بدلے گا روحان نے گلے ملتے ہوئے کہا۔ہاں جی! اب چل اندر اختشام نے روحان کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

****

تو جانے من کیا باتیں ہو رہی تھیں لو برڈز میں زوبیہ شرارت سے بولی۔

کوئی نہیں۔ عالیشہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی کے کوئی سن نہ لے لیکن کسی نے نہیں سنا تھا۔۔۔ سب اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

چلو آجاؤ لڑکیوں مہندی کی رسم شروع کرتے ہیں نادیہ بیگم (الرحیم صاحب کی بیوی) نادیہ بیگم سب کی طرف دیکھ کر بولیں سب لوگ مہندی کی رسم کر رہے تھے جب عالیشہ کا کسی نے ہاتھ پکڑا۔

عالیشہ نے ڈرتے ہوئے مڑ کر دیکھا تو روحان مسکراتی نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ڈر گئی تم۔۔۔ گئی نہیں رسم کرنے روحان عالیشہ کے برابر میں آ کر کھڑا ہو گیا۔

ماشاءاللہ !

چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے ان دونوں کی کون ہیں یہ دونوں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

میرے بچے ہیں دونوں بی جان روحان عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولیں۔

آوو اچھا کوئی عورت جو بی جان کے پاس کھڑی تھی ان دونوں کو دیکھ کر بولی۔۔

روحان میرا ہاتھ چھوڑ دو کوئی دیکھ لے گا عالیشہ روحان کی طرف دیکھ کر بولی۔

نہیں! روحان نے ہاتھ پر گرفت اور سخت کر دی۔۔

عالیشہ روحان کو گھورنے لگی۔

ایسے نہ دیکھو پیار ہو گیا تو مشکل ہو جائے گا روحان ایک آنکھ دبا کر بولا۔

عالیشہ روحان کی اس حرکت پر یہاں وہاں نظریں گھمانے لگی۔

مہندی کی رسم ہو چکی تھی سب اپنے اپنے کمروں میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

زونیرا اور زمر اور زوبیہ زوہا باتوں میں مگن تھے اور عالیشہ کھڑکی کے پاس کھڑے چاند کو گھور رہی تھی۔ کیا ہوا ؟ زوبیہ نے عالیشہ کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر پوچھا۔

یار پتا نہیں مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے فنکشن میں کوئی مجھ پر نظریں گڑے ہوئے تھا عالیشہ چاند کو دیکھ کر بولی۔۔۔

یار شادی والا گھر ہے وہم ہے تمہارا زوبیہ بولی۔

ہمم اللہ کرے وہم ہی ہو میرا۔زوبیہ۔۔۔ پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔ہاں آ رہی ہوں۔۔ زوبیہ نے کہا۔

پریشان نہ ہو۔۔زوبیہ کہہ کر ان کی طرف مڑی۔

عالیشہ پھر سے چاند کو گھورنے لگی۔

اسی پل کسی نا معلوم نمبر سے کال آنے لگی جو عالیشہ نے اٹھالی۔

کیا کر رہی ہو فون سے ایک خوب رو آواز ابھری۔

کچھ نہیں عالیشہ نے جواب دیا۔

تم پریشان لگ رہی ہو تم ٹھیک ہو روحان پریشان ہوتے ہوئے بولا۔۔

میں ٹھیک ہوں عالیشہ اس کی پریشانی کچھ کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

نہیں میں آ رہا ہوں روحان کہہ کر اٹھا۔

نہیں سب کیا سوچیں گے عالیشہ گھبراتے ہوئے بولی۔

اچھا! ایک منٹ کال نہ کاٹنا روحان جلدی سے کمرے سے باہر نکلا اور کچن کی طرف بڑھا۔

اکسکیوز می۔۔ !

سنیں چائے کا سامان یہاں پر رکھیں روحان فون کاؤنٹر پر رکھ کر بولا۔۔۔

جی صاحب جی میں بنا دیتی ہوں ملازم سب اس کی طرف متوجہ تھے

نہیں آپ یہاں رکھ دیں میں خود بنالوں گا روحان دوبارہ بولا۔

جی ملازمہ نے کہہ کر چائے کا سامان نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

عالیشہ سانس روکے سب سن رہی تھی۔ سب ملازم منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے اتنا شاندار آدمی اسے کیا پڑی ہے اتنی رات کو وہ بھی خود چائے بنانے کی۔

روحان نے ایک کپ ٹرے میں رکھا۔ یہ آپ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جائیں اور بائیں جانب چھ نمبر والا کمرا وہاں عالیشہ عباس کو دیں آئیں۔

روحان ملازمہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

جی صاحب جی رانی بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرے تھام لی

ہاں ہیلو روحان باہر نکل کر فون کان سے لگا کر بولا.

ٹکٹکٹکٹک عالیشہ بولنے ہی لگی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

جی آجائیں زوبیہ بولی۔۔

عالیشہ عباس کون ہے یہاں رانی پورے کمرے میں نظریں گھما کر بولی۔ سب لوگ رانی کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

جج جی میں ہوں عالیشہ جھجھکتے ہوئے بولی۔ فوراً سب کی نظریں عالیشہ کی طرف گئیں۔۔۔۔جی یہ آپ کے لیے رانی ستائشی نظروں سے دیکھ کر بولی۔ جی شکریہ عالیشہ ٹرے پکڑتے ہوئے بولی۔ عالیشہ کے گال سرخ ہو گئے۔

زوبیہ نے عالیشہ کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی اور واپس باتوں میں مگن ہو گئ۔۔۔

عالیشہ واپس کھڑکی کے پاس آگئ اور ہاتھوں میں کپ پکڑے باہر دیکھنے لگی۔

کیسی لگی چائے اچانک فون سے آواز ابھری۔

ہاں ٹھیک ہے عالیشہ باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

اچھی نہیں بنی روحان مایوسی سے بولا۔

آؤ نہیں نہیں اچھی ہے عالیشہ چائے کا سیپ لے کر بولی۔ اچھا۔ کچھ دیر تک دونوں ایسے ہی خاموش چاند کو دیکھ رہے تھے۔

ایکس۔۔۔

فون سے روحان کی آواز ابھری۔

کیا ایکس؟ عالیشہ حیرانگی سے بولی۔ تم نے چائے کے سیپ ایکس لیے ہیں۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کو کیسے پتا عالیشہ نے حیرانگی سے پہلے کپ کو پھر فون کو دیکھا۔

تمہاری سانسوں کی دیدم سے روحان شوخی سے بولا۔ عالیشہ کے گال سرخ ہو گئے۔۔

اب ٹھیک محسوس کر رہی ہو روحان خاموشی توڑتے ہوئے بولا۔

جی شکریہ عالیشہ نے چاند کر دیکھ کر کہا۔ کس لیے روحان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

عالیشہ نے بنا کچھ کہے کال ڈسکنکٹ کر دی اور باقی کی چائے ختم کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔

زوبیہ زوحہ اور باقی سب سو چکے تھے۔

روحان نے بھی ٹیبل پر فون رکھ کر آنکھیں موند لیں اور کچھ ہی دیر بعد دونوں خوابوں کی دنیا میں کھو گئے تھے۔۔

****

کیا مسئلہ ہے اتنی صبح کیوں بلایا ہے مجھے مایا چڑتے ہوئے بولی۔ آواز نیچی ورنہ زبان کاٹ دوں گا مقابل اس کی بازو پکڑتے ہوئے بولا۔ تم نے کچھ کیا مقابل نے پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے لگ رہا ہے ان دونوں کو شک ہو گیا ہے کے کوئی ان پر نظریں رکھے ہوئے ہے مایا غصے سے بولی۔۔

تم ڈر رہی ہو کچھ کرنے سے وہ کہاوت تو سنی ہو گی جو ڈر گیا وہ سمجھو مر گیا مقابل نے قہقا لگایا۔۔

ہاں ڈرمائے فٹ۔۔۔

مایا ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔ قسم سے ان دونوں کو ہنستا ہوا دیکھتی ہوں تو آگ لگ جاتی ہے پورے جسم میں دل کرتا ہے راکھ کر دوں عالیشہ کو مایا مٹھیاں میچ کر بولی۔۔ کچھ کرو ان دونوں کو الگ کرو مایا امید سے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

محبت ختم کرنی ہو تو درمیان میں شک لانا ضروری ہے شک دیمک کی طرح کھاتی ہے محبت کو ایسا کچھ کرو کہ دونوں کے درمیان شک آجائے پھر ہمارے لیے آسانی ہو جائے گی مقابل نے ایک ترکیب بتائی۔۔۔ ٹھیک ہے کچھ سوچتی ہوں مایا چہرے پر جنونی مسکراہٹ لیے بولی۔

****

آج نکاح کا دن تھا۔

ارے عالیشہ اٹھ جاؤ زوبیہ عالیشہ کو ایک گھنٹے سے اٹھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ہاں اٹھ گئی عالیشہ مندی مندی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

ٹھیک میں زرا باہر دیکھ کر آئی۔ زوبیہ سجاوٹ دیکھتے ہوئے چل رہی تھی چلتے چلتے کسی سے ٹکرائی۔ اوف نظر نہیں آتا میرا سر توڑ دیا زوبیہ اپنا سر سہلاتے ہوئے بولی۔۔ تمہیں یہاں کون لایا میں نے تو دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ کوئی نمونہ بھی آیا ہے ہاشم ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

اووو چل اوے نمونہ خود کو دیکھو پہلے اصل نموبہ تو تم ہو زوبیہ آنکھیں سکیڑ کر بولی۔

تم سے تو بات ہی کرنا فضول ہے۔ ہاشم کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

تو کون کہہ رہا کے کرو بندر نہ ہو تو زوبیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی آگے بڑھ گئی۔۔ سب لوگ ہال میں موجود تھے اور عالیشہ سیڑھیوں میں کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہیلو کیا حال ہے عالیشہ نیچے دیکھ رہی تھی کے کسی کی آواز پر پلٹی۔

آوو آپ عالیشہ نے کہا۔ہاں میں اور کون ہو سکتا ہے احتشام بولا۔

کبھی ہم سے بھی بات کرلیا کرو یا کسی نے منع کیا ہے احتشام لمبی سانس بھرتے ہوئے بولا۔ نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے عالیشہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی کہ کہیں روحان نہ دیکھ لے۔

چلو سہی ہے احتشام بولا اور آگے بڑھ گیا۔۔

آپی آپ کو وہ بولا رہے ہیں ابھی کچھ ہی پل گزرے تھے کہ ایک بچہ اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔

کون ؟

عالیشہ سوالیہ نظروں سے بچے کو دیکھ کر بولی۔

وہ سامنے۔۔بچہ روحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

آوو اچھا عالیشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

****

ہاں !بولو عالیشہ روحان کی طرف آتے ہوئے بولی۔۔

کیا بات کر رہی تھی؟ اس سے روحان نے ابرو آچکا کر پوچھا۔۔

کس سے ؟ عالیشہ انجان بنی۔

احتشام سے ،روحان ہونٹ سکڑے بولا۔۔۔

کچھ نہیں عالیشہ لاپروائی سے بولی۔

عالیشہ اگر تم نے۔۔۔

روحان بولتے بولتے روکا میں اب تمہیں بات کرتے نہ دیکھوں اس سے سمجھی تم اس کے تو میں دانت توڑ دوں گا لیکن تمہارے بھی توڑ دوں گا۔روحان ایک ایک لفظ چبا کر بولا اور آگے بڑھ گیا۔۔

عالیشہ سہمی کھڑی ہوئی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

اففف ! اس نے میری جان کھائی ہوئی ہے اوپر سے عالیشہ جانے لگی تو اس کا فون بجا اور نمبر دیکھ کر ماتھے پر ہاتھ مار کر منہ میں بڑبڑائی اور کال کاٹ دی۔ لیکن پھر فون بجا۔ یا اللہ عالیشہ نے اللہ کو پکارا اور کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔۔

تمہیں ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی عالیشہ فون اٹھا کر مقابل پر برس پڑی۔۔

میری بات سن لو ایک بار مقابل نے منت کرتے ہوئے کہا؛؛

کیوں سنو؟؟؟ میں تمھاری بکواس اب اگر تم نے کال یا میسج کیا تو میں روحان کو بتا دوں گی اور اسکے بعد جو ہو گا تم بخوبی واقف ہو اس سے عالیشہ نے تیکھے لہجے میں بولا اور کال کاٹ دی۔۔۔

مقابل مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔

تم اچھا نہیں کر رہی میرے ساتھ تمہیں اسکا انجام بہت مہنگا پڑے گا۔ مقابل نے فون پوری قوت سے دیوار میں مارا اور خود کو نارمل کرنے کے لیے لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔

***

سب ہال میں موجود تھے ایک طرف مرد خضرات ہجوم بنائے باتوں میں مشغول تھے اور دوسری طرف عورتیں۔ زوبیہ زوحہ عالیشہ اور باقی کزنز ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے جبکہ مایا اور رافے روحان اور اسد ان کے پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

زوبیہ دیکھو زرا کیسے مایا سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا ہے اور مجھے کہتا ہے کسی سے بات نہیں کرنی عالیشہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

چھوڑو اسکی کزن ہے زوبیہ بولی۔

لگتاہے کوئی جلس ہورہاہے عالیشہ کے نمبرپی ماپا کا میسج آیا عالیشہ نے میسج دیکھا تو اسکی آنکھیں بھیگنی لگیں۔

نہیں تو عالیشہ نے میسج ٹائپ کر کر سینڈ کیا اور اٹھ کر وہاں سے کمرے میں آگئی۔۔۔

کیاہوا؟؟؟؟

کمرے میں کیوں آگئی؟ روحان بھی اسکے پیچھے آتے ہوئے بولا عالیشہ کا منہ دوسری طرف تھا روحان نے اسکے کندھوں سے تھام کر اپنی طرف گھمایا۔

کیا ہوا؟ عالیشہ کا آنسوؤں سے .بیگھا چہرہ دیکھ کر روحان نے پریشانی سے پوچھا۔

کچھ نہیں عالیشہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تو پھر کیوں رو رہی ہو؟؟؟؟

روحان اسکے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔ روحان سمجھ گیا تھا کہ کس کی وجہ سے لیکن خاموش رہا

۔۔۔

ہمم چلو باہر چلتے ہیں روحان نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا جسے عالیشہ نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔۔

*

زوحہ کو کب سے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہو اس نے یہاں وہاں دیکھا تو گہری سیاہ آنکھوں سے زوحہ کی نظریں ٹکرائی۔۔۔

زوحہ نے لمبا سانس کھینچا اور سامنے ٹیبل کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

آپ کے گھر میں ماں بہن نہیں جو دوسروں کی ماؤں بہنوں کو گھورنے آئے ہو۔۔۔

جی میڈم! مجھ سے کچھ کہا؟ مقابل اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

جی آپ سے ہی۔۔۔

زوحہ غصے سے بولی۔

آپ مجھے کیوں گھور رہے تھے ؟؟؟؟زوحہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی۔...

میں ؟کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کے میں گھور رہا تھا آپ کو مقابل پورے ڈھیٹائی سے بولا۔۔۔۔

اچھا!تو کیا مطلب ہے تمہارا میں گھور رہی تھی زوحہ تپے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہمم مجھے نہیں پتا ہو بھی سکتا ہے مقابل ٹانگ پر ٹانگ رکھے پر سکون لہجے میں بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے زوحہ اب اور دماغ نہیں کھپانا چاہتی تھی اس لیے ہار مانتے ہوئے بولی۔۔۔۔

***

عالیشہ تم کہاں غائب ہو گئی تھی ؟؟؟زوبیہ جو کب سے عالیشہ کو ڈھونڈ رہی تھی آخر عالیشہ کو سامنے سے آتا دیکھ کر بولی۔

یہاں ہی تھی میں عالیشہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا سب لوگ مل کر اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔عالیشہ اپنی وہی سیکرٹ جگہ پر کھڑی چاند کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

اچانک اس کا فون بجا عالیشہ نے بنا دیکھے غصے سے کال کاٹ دی۔کیوں کے وہ جانتی تھی کہ کس کی کال ہے۔

عالیشہ ؟روحان نے اسے پکارا۔

عالیشہ اس کی آواز پر پلٹی نہیں۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟

ناراض ہو ؟روحان اس کے برابر میں کھڑا ہو کر بولا۔

نہیں ! عالیشہ نے بنا دیکھے مختصر سا جواب دیا۔۔۔

کیا ہوا میری طرف دیکھو روحان نے عالیشہ کا چہرا اپنی طرف کیا۔

عالیشہ نے اس کی طرف دیکھا تو آنکھوں میں پریشان فکر واضح تھی۔ عالیشہ نے لمبا سانس لیا اور بولنے ہی لگی تھے کہ دوبارہ فون بجنے لگا۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟ اٹھا کیوں نہیں رہی؟ روحان عالیشہ کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کووو کوئی نہیں عالیشہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔

دیکھو مجھے روحان نے فون پکڑ کر کان سے لگایا۔ روحان جیسے ہی بولا دوسری طرف خاموشی چھاگئی۔۔۔

ہیلو روحان نے دوبارہ بولا۔ لیکن مقابل نے کال کاٹ دی عجیب ہے لیکن خیر یہ لو میں نے بلوک کر دیا اگر دوبارہ کسی نمبر سے کال آئے تو مجھے بتانا میں اس کی ہڈی پسلی ایک کر دونگا روحان اس کی طرف فون بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

عالیشہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔۔

کیا ہوا روحان؟؟؟ اس کی طرف پریشانی سے دیکھ کر بولا۔۔۔

چلو اندر چلیں عالیشہ نے روحان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

چلو اور رویا نہ کرو یار روحان اس کے چہرے سے آنسو چنتے ہوئے بولا اور دونوں اندر چلے گئے۔۔۔

****

نہیں نہیں مایا دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

آئی ویل کیل یو آئی ویل انڈ ای مین اٹ۔۔۔۔

مایا جوش سے نہیں ہوش سے کام لو مقابل عالیشہ کو جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔

کیا کروں یار؟ مایا غصے سے بولی۔۔۔

آہستہ آہستہ جو میں نے کہا تھا وہ کرو جلد بازی میں کرو گی تو کام بگڑے گا۔ مقابل سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

****

عالیشہ جب کمرے میں آئی تو چونک کر مایا کو دیکھا جو کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔
عالیشہ بھی وہاں جا کر کھڑی ہو گئی۔
سنو! تم دور رہو اس سے مایا بطور چاند کو گھورتے بولی۔ عالیشہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ میں اسی کی بات کر رہی ہوں جس کے ساتھ تم زندگی کے حسین خواب دیکھ رہی ہو۔۔۔
کیا کہنا چاہ رہی ہو کھل کہ کہو عالیشہ پریشانی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
چلو باہر چلتے ہیں یہاں کسی نے سن لیا تو کیا سوچے گا مایا سامنے سب کزنز کی طرف دیکھ کر بولی جو اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ عالیشہ دروازے کو بند کرتے ہوئے بولی۔
دیکھو تم میری معصوم سے پیاری سی کزن ہو یعنی دوست ہو تو ایک دوست کی حیثیت سے بتا رہی ہوں۔۔۔
جیسے وہ تمہیں خواب دکھا رہا ہے وہ نا جانے ایسے خواب کتنی ہی لڑکیوں کو دیکھا چکا ہے اس لیے کہہ رہی ہوں سنبھل جاؤ مایا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصنوعی پریشانی سے بولی۔۔۔
واٹ ؟؟؟ ہاؤ ڈے یو۔ تم جھوٹ بول رہی ہو عالیشہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

No dear I am serious.

مایا نے دوبارہ جلتے پر تیل ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔
تو تمھارے پاس کیا ثبوت ہے ؟؟؟ عالیشہ لڑکھڑاتی زبان میں بولی۔۔۔

تمھیں ہی تکلیف ہو گی دیکھ کر مایا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

ہر ہفتے ایک دن وہ ایک نئی لڑکی کے ساتھ رات گزارتا ہے عالیشہ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ عیاشی پسند انسان ہے۔مایا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی پریشانی دیکھا کر بولی۔وہ تمہیں صرف استعمال کر رہا ہے۔ اور کچھ نہیں۔مایا نے اپنی کوشش جاری رکھی۔

عالیشہ حیرانگی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مایا کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟؟وہ کزن ہے کچھ تو شرم کر لو عالیشہ تیش میں آکر بولی۔۔۔۔

میری جان وہ جتنا معصوم دیکھتا ہے اتنا ہے نہیں۔مایا افسوس سے بولی۔

Shut up........And

Stop your nonsense. I know very well that he is not like that.

عالیشہ غصے سے بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

عالیشہ جیسے ہی کمرے میں آئی سیدھا واشروم گھس گئی اور پانی منہ پر ڈالنے لگی آنسو تھے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا اور دل الگ درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

نہیں !!!!..

میرا روحان ایسا نہیں ہے وہ جھوٹ بول رہی تھی۔لیکن وہ جھوٹ کیوں بولے گی دماغ نے سوال کیا۔۔۔

جہاں دل روحان کے ساتھ تھا دوسری طرف دماغ مخالفت پر اتر آیا تھا۔۔۔

مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں ہے مجھے اسکی باتوں میں آکر اپنا رشتہ خراب نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

عالیشہ خود کو نارمل کرتے بولی۔۔۔

عالیشہ ؟؟؟؟

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ آواز زوبیہ کی تھی

آ رہی ہوں۔ عالیشہ چلاتے ہوئے بولی اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔

کیا ہوا؟؟؟؟ تم رو رہی تھی. تمہاری آنکھیں سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟؟؟ زوبیہ عالیشہ کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پریشانی سے بولی۔۔۔

نہیں نہیں بس سر میں درد ہے۔ عالیشہ نے بہانہ بنایا تھا تم ٹھیک ہو۔ زوبیہ دوبارہ اس کی طرف دیکھ کر گویا ہوئی۔۔۔۔

ہمم عالیشہ نے اثبات میں سر ہلایا اور بیڈ پر آ کر بیٹھی۔۔۔

فون دیکھا تو روحان کے میسیجیس اور کالز آئی ہوئی تھیں۔۔۔

عالیشہ کے دماغ میں پھر سے مایا کی باتیں گھومنے لگیں

نہیں روحان ایسا نہیں ہے جو میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا وہ میرے آنسوؤں کی وجہ کبھی نہیں بنے گا عالیشہ نے دل کی آواز پر لبیک کہا۔

****

حال۔۔۔

عالیشہ۔۔۔ماویہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی اٹھ جاؤ بیٹا کتنا سونا ہے۔

ماویہ بیگم اس کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔۔۔

عالیشہ نے آنکھوں کھول کر ماویہ بیگم کی طرف دیکھا تو رات والا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟؟؟ ماویہ بیگم عالیشہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشانی سے بولیں۔۔

کچھ نہیں۔

عالیشہ نے نفی میں سر ہلایا۔

روحان سے لڑائی ہوئی تمہاری ماویہ بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں گھماتے ہوئے بولیں۔

ن ن ن نہیں تو عالیشہ روحان کا نام سن کر گھبراتے ہوئے بولی۔

عالیشہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ماویہ بیگم پریشانی سے بولیں۔

جج جی میں ٹھیک ہوں آپ جائیں میں فریش ہو کر آتی ہوں۔ عالیشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے پھر جلدی آجانا۔۔

ماویہ بیگم کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔ عالیشہ نے لمبا سانس لیا اور بیڈ سے اٹھ کر وارڈروب کی طرف آئی اور کپڑے نکالے اور واشروم گھس گئ۔ اور کچھ دیر بعد ٹاول سے بال خشک کرتے ہوئے باہر نکلی تھی لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے قدم وہی ساکت رہ گئے تھے۔۔۔۔

گو دل سے تنگ ہوں مگر آتا یہ خیال

پھر جی کے کیا کروں گا دل مبتلا کے بعد

ہاں پھر انہیں حسین نگاہوں کا واسطہ

تھوڑا سا زہر بھی میری خاطر دوا کے بعد

****

کیا ہوا؟؟؟؟ مجھے دیکھ کر رنگ کیوں اڑ گیا تمھارے چہرے کا، روحان اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

تتت تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ عالیشہ روحان کو اپنی طرف قدم بڑھاتے دیکھ کر بولی۔۔۔

کیوں؟ میں نہیں آسکتا شوہر ہوں تمہارا روحان اسکا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

چھوڑو میرا بازو میں نفرت کرتی ہوں تم سے میں نے اتنا چاہا تمھیں اور تم نے کیا کیا میرے ساتھ دھوکا دیا مجھے۔

بے وفائی کی مجھ سے، عالیشہ نم لہجے میں بولی۔۔

میں نے۔۔؟ تم نے کی ہے تم چھوڑ کے گئی تھی بنا قصور کے پانچ سال مجھے آگ میں جلایا تڑپایا تم نے مجھے روحان بے بسی سے بولا۔۔۔

بے قصور اور تم عالیشہ مسکرا کر بولی۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔ کیا نظر آ رہا ہے ؟؟؟؟ تمھیں میں کر سکتا ہوں۔ تم نے یقین نہیں کیا مجھ پر افسوس ہے مجھے اس بات پر روحان اسکا بازو چھوڑ چکا تھا عالیشہ ساکت کھڑے اسکی اآنکھوں میں تکلیف اور بے بسی دیکھ چکی تھی۔۔۔

یا اللہ کون غلط ہے کون سہی ہے عالیشہ نے دل ہی دل میں سوچا۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔ آجاؤ عالیشہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔۔ روحان جا چکا تھا۔۔۔

بی بی جی آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔ نسرین کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔ عالیشہ نے گہرا سانس لیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ روحان۔۔۔ روحان سیڑھیاں اتر کر باہر کی طرف جا رہا تھا۔ جب عباس نے اسے آواز لگائی

۔۔۔۔۔

جی انکل۔۔۔

روحان ان کی طرف دیکھ کر زبردستی مسکرا کر بولا۔۔

بیٹا ناشتہ کر لو۔۔۔ نہیں آنکل بھوک نہیں روحان سیڑھیاں اترتی عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولا اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔

بیٹا تمہاری اور روحان کی کوئی بات ہوئی ہے بی جان پریشانی سے اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔

ن ن نہیں عالیشہ اٹکتے ہوئے بولی اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔

بی جان آپ پریشان نہ ہوں میں بات کروں گا روحان سے اسد عالیشہ کی طرف ایک نظر دیکھ کر بولا۔

ناشتہ کرنے کے بعد حسب معمول عالیشہ اپنے کمرے میں آگئ اور بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔ یا اللہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ میری مدد فرما جو غلط ہے اسکو میرے سامنے لادے۔ عالیشہ نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔۔

****

ماضی۔۔۔۔۔۔

عالیشہ بنا کچھ کہے فون آف کر کے بستر پر نیم دراز ہو گئی۔ مایا کی باتیں دوبارہ اس کے زہن میں گھومنے لگیں۔ لیکن اپنی سوچ کو جھٹک کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ کال اٹھاؤ میری یار روحان مسلسل کال کر رہا تھا۔

لیکن فون آف جا رہا تھا روحان نے فون پھینکا اور کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔ ہاہاہاہا۔ مایا پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی میں نے پہلا پتہ پھینک دیا ہے اب تمہاری باری ہے مایا اپنے مقابل کھڑے آدمی کو دیکھ کر بولی۔ ہمم کرو گی تم ہی بس دو دن صرف دو دن۔۔۔

The game is over.

مقابل نے قہقہ لگایا۔

عالیشہ اٹھ جاؤ زوبیہ جو کب سے عالیشہ کو اٹھا رہی تھی لیکن عالیشہ تھی کے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ یار اٹھ جلدی امی کی کال آرہی ہے۔ میں سن کر آئی زوبیہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

Good morning..

کسی نے عالیشہ کے کان میں سرگوشی کی۔

Good morning...

عالیشہ نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا اور فٹ سے آنکھیں کھولیں۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ عالیشہ روحان کو دیکھ کر بولی. جو اسی کی طرف مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں تمھیں دیکھنے آیا تھا روحان اسکے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

دیکھ لیا نہ اب جائیں۔ عالیشہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی۔ پتا نہیں میں کب تمھیں دلہن کے لباس میں دیکھوں گا ۔روحان لمبا سانس کھینچ کر بولا۔ عالیشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟

روحان مسکراتے ہوئے بولا، پتا نہیں مجھے عالیشہ ہاتھوں کی انگلیوں مڑوڑتے ہوئے بولی۔ کیا روحان شرارت سے بولا۔ جائیں اب عالیشہ سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ بولی۔ روحان نے اسے اور تنگ کرنے کا فیصلہ ترک کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

****

زوبیہ کی بچی تمہارا کیا حال کرتی ہوں، عالیشہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی واشروم میں چلی گئی۔ سب ولیمے میں جانے کے لیے تیار تھے بس لڑکیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ اسد زرا دیکھ کر آؤ کہاں تک پہنچی تیاری ماویہ بیگم گاڑی سے سر باہر نکالتے ہوئے بولیں۔

جی۔۔۔

لو آ گئے۔۔۔ احتشام سامنے سے لڑکیوں کا ٹولا دیکھ کر بولا۔ شکر ہے تم لوگ آ گئے ماویہ بیگم بولیں۔ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں سب نے ایک ہال کے سامنے گاڑی روکی۔ سب لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے جب روحان کا فون بجا۔

, Excuse me..

روحان ایکسکیوز کہہ کر سائیڈ پر آیا۔ہاں ہیلو بولو۔۔

What ..

اگلے بندے کی بات سن کر روحان کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔

Am coming

کیاہوا اسد اسکی طرف پریشانی سے دیکھ کر بولا۔

آفس میں شوٹ سرکٹ ہونے کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے۔مجھے جانا ہوگا تم یہاں سب سنبھال لینا۔

کیا میں چلوں روحان اسکی کندھے پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے بولا۔

نہیں نہیں۔اگر ضرورت ہو گی تو فون کر دوں گا۔کسی کو نہ بتانا ایسے ہی پریشان ہوں جائیں گے روحان کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور اسد ہاں میں سر ہلا کر اندر چلا گیا۔

ثمینہ اور ولی سیٹج پر بیٹھے سب کو دیکھ رہے تھے سب باتوں میں مشغول تھے۔جب کوئی عالیشہ کو بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر لایا۔

چھوڑو میرا بازو عالیشہ غصے سے بولی۔

مجھے بلوک کیوں کیا تم نے مقابل غصے سے بولا۔

میری مرضی عالیشہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی جب مقابل نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

چٹاخ۔عالیشہ نے زور سے اسکے منہ پر تھپڑ مارا۔

Stay within your limits .

عالیشہ انگلی اس کی طرف کرتے ہوئے بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اتنا آسان نہیں مجھ سے جان چھڑانا مقابل اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر جنونی مسکراہٹ لیے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسد۔۔۔روحان کہاں ہے ؟؟؟ عالیشہ پورے ہال میں روحان کو ڈھونڈ چکی تھی. لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا۔

روحان آفس سے اسکو کال آئی تھی. آفس گیا ہے. اسد عالیشہ کی طرف دیکھ کر بولا۔...

عالیشہ۔۔۔مایا نے اس کی طرف دیکھ کر اشارا کیا۔عالیشہ نے کندھے آچکا کر اسکی طرف قدم بڑھا دیے۔

دیکھو روحان نہیں آیا۔مایا اسکی طرف دیکھ کر مصنوعی پریشانی سے بولی۔

بکواس بند کرو وہ آفس کے کام سے گیا ہے عالیشہ اس کی طرف انگلی کرتے ہوئے بولی۔

میری جان یہی حقیقت ہے۔ماننی تو پڑے گی مایا اس کی انگلی نیچے کرتے ہوئے بولی۔اچھا تو جب وہ آئے گا تو اس کی شرٹ سے لیڈز پرفیوم کی خوشبو آئے گی دیکھ لینا۔۔

مایا دوبارہ بولی۔عالیشہ کا دل چاہا اس کا منہ توڑ دے۔لیکن خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی۔

اوکے دیکھ لیں گے عالیشہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

ہاں۔دیکھو گی تم۔جو میں دکھاؤں گی۔مایا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔۔

****

روحان سنسان راستے پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔جب اچانک اس کی گاڑی رک گئی۔

اووو ہو اسے کیا ہوا اب روحان منہ میں منمنایا اور گاڑی سے باہر نکلا۔

پتا نہیں کیا مسئلہ ہے ؟؟؟ اب ایسا کرتا ہوں گاڈ سے پوچھ لیتا ہوں۔روحان نے دل ہی دل میں سوچا اور فون نکال کر نمبر ملانے لگا۔

ہاں ہیلو بشر آگ کنٹرول ہو گئی۔

what nonsense.......

اس میں بھی کوئی مس انڈرسٹینڈینگ ہو سکتی ہے وہ غصے سے دھاڑا....
کل مجھے اپنی شکل نہ دیکھانا۔

You dammit,

روحان نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا۔
روحان جیسے ہی مڑا حیرانگی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگا....لال تاروں اور موتیوں سے چمکتا ہوا سوٹ چہرے پر تیز میک اپ میں کھڑا پراسرار مسکراہٹ لیے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔
ارے یہ تیری گاڑی ہے مجھے گھمائے گا اس گاڑی میں ایک مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تب وہ حیرانگی کے سمندر سے باہر آیا۔

Hey you out ...

روحان اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔
ارے راجہ غصہ نہ کر گھمالا مجھے۔ببلی اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔
روحان بنا کچھ کہے گاڑی کے پاس آیا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تو تیز لیڈیز پرفیوم کی خوشبو اس کی سماعت سے ٹکرائی۔
اس نے غصے سے گاڑی سے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔
ہٹو پیچھے یا تم پر چڑھا دوں۔روحان انگنیش میں چابی گھماتے ہوئے بولا۔۔۔۔
ہائے اللہ ظلم انسان وہ گاڑی سے دو قدم دور ہوا تو روحان نے زن سے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔ ہیلو ڈیئر کام ہو گیا ۔ببلی نے کسی کو اطلاع دی کام ہو جانے کی۔۔۔۔۔

*****

عالیشہ کیا ہوا یار فنکشن بھی انجوائے نہیں کیا تم نے منہ بنائے بیٹھی ہو زوبیہ عالیشہ کو پریشان دیکھ کر بولی۔

کچھ نہیں عالیشہ نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔ کچھ دیر بعد سب گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔

اسد۔۔۔

روحان؟ عالیشہ نے اپنی بڑھتی بے چینی پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

آفس سے کال آئی تھی وہاں گیا ہے بتایا تو تھا آپ کو اسد مر رمیں دیکھ کر بولا۔۔۔

عالیشہ بنا کچھ کہے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

روحان حویلی آ چکا تھا اور اب کمرے میں بیٹھا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ لو جلدی جاؤ مایا کافی کا کپ پکڑے ملازمہ کو کہہ رہی تھی۔۔

بیگم صاحبہ اگر کوئی بھنڈ ہوا تو میں آپ کا نام لے لوں گی صاحب بہت غصے والے ہیں۔

گانیہ ڈرتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں ہو تا بس دھیان رکھنا کے وہ یہ پی لے مایا کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا! گانیہ نے لمبا سانس کھینچا اور روحان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

****

صاحب جی آپکی کافی ملازمہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں یہاں رکھ دو روحان بولا۔

گانیہ کمرے سے باہر نکلی اور دروازے کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔

روحان اٹھا اور کافی کا کپ پکڑتے واپس بیڈ پر آ گیا۔۔ اود کافی کا کپ لبوں سے لگایا۔۔۔

روحان نے فون دیکھا تو عالیشہ کی کال آئی ہوئی تھی۔۔۔

روحان جیسے ہی اٹھا اس کا سر گھومنے لگا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں روحان اپنا ہوش کھو چکا تھا۔ گانیہ روحان کے پاس آئی اور اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی

بیگم صاحبہ یہ کیا کروا رہی ہیں مجھ سے گانیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔

کچھ دیر بعد گانیہ روحان کے کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔

عالیشہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی کے اس کا فون بجا۔۔۔

یہ کون ہے ؟؟؟ عالیشہ کو کوئی فوٹو موصول ہوئی۔

اس نے جیسے ہی چہرا دیکھنے کے لیے ذوم کیا تو سکتے میں چلی گئی عالیشہ نے فوراً فون اوف کیا۔۔۔

نہیں نہیں یہ روحان نہیں ہے عالیشہ نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے فون دوبارہ پکڑا کانپتے ہاتھوں سے فون آن کیا اور دوبارہ فوٹو غور سے دیکھی....

آیک آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر گرا وہ بیڈ سے بوجھل قدموں سے اٹھی اور روحان کے کمرے کی طرف جانے لگی۔

عالیشہ نے لمبا سانس لیا اور دروازے کا ہنڈل گھمایا عالیشہ کمرے میں داخل ہوئی تو پورا کمرا پرفیوم کی خوشبو سے مہکا ہوا تھا۔ عالیشہ نے سامنے بیڈ پر پڑے وجود کو دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔ عالیشہ اپنے کمرے میں جانے لگی تو اس کا فون بجا۔

آ گیا یقین اب، میں نے پہلے ہی کہا تھا تکلیف ہو گی لیکن سچ سامنے لانا بھی ضروری تھا مایا کا میسج تھا۔۔۔

عالیشہ کمرے میں آئی آنسو روانی سے بہنے لگے عالیشہ نے کچھ سوچتے ہوئے نمبر ملایا لیکن۔

The number you have dialed powered off plzzz,..

.. نمبر بند تھا عالیشہ نے فون بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر اوندھے منہ گری۔

کیوں روحان کیوں کیا عالیشہ دل ہی دل میں روحان سے مخاطب ہو کر بولی۔۔

سب واپس جانے کی تیاری کر رہے تھے جب زوبیہ کمرے میں آئی

عالیشہ اٹھی نہیں تم۔۔۔

عالیشہ۔۔۔

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے بولی جو بارہ بجا رہی تھی۔

عالیشہ۔۔۔۔

زوبیہ عالیشہ کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

عالیشہ تمہیں بخار ہے زوبیہ عالیشہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے بولی۔۔۔۔

آنٹی۔۔زوبیہ کمرے سے باہر بھاگی۔۔ آنٹی میرے ساتھ آئے عالیشہ کو بہت تیز بخار ہے زوبیہ ماویہ بیگم کے کمرے میں آتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اللہ خیر کرے چلو ماویہ بیگم پریشانی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

عالیشہ۔ میری بچی زوبیہ جلدی سے جاؤ ٹھنڈا پانی اور پٹی لے کر آؤ ماویہ بیگم عالیشہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولیں۔

جی!زوبیہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلی۔۔

روحان۔۔۔روحان۔ عالیشہ آنکھیں کھولو بیٹا میں ہوں تمہاری ماں ماویہ بیگم پریشانی سے عالیشہ کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔.....

یہ لیں زوبیہ ایک شیشے کے بول میں پانی لے کر آئی۔

ہاں یہاں رکھو ماویہ بیگم ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

کیا ہوا عالیشہ کو؟؟؟؟ عباس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

سب کمرے میں موجود عالیشہ کو پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

کچھ نہیں بس زرا سا بخار ٹھیک ہو جائے گا ابھی آپ پریشان نہ ہوں، ماویہ بیگم اس کے سر پر ٹھنڈی پٹی رکھتے ہوئے بولیں۔۔۔

****

مبارک ہو ہمارا پلن کامیاب رہا مایا چہکتے ہوئے بولی۔ بچاری صدمے میں چلی گئی۔ مان ہی نہیں رہی تھی ڈھیٹ ہڈی اب مزہ آیا مایا کچھ سوچتے ائبرو اچکا کر بولی۔

اچھا ہوا مقابل بولا۔۔۔

****

عالیشہ ٹھیک محسوس ہو رہا ہے ماویہ بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں گھماتے ہوئے بولیں۔۔۔

بجار اتر چکا تھا۔۔۔ امی مجھے گھر جانا ہے عالیشہ نم لہجے میں بولی۔۔۔

ارے!!!! عالیشہ کیا ہوا؟؟؟؟ میں نے سنا تمھیں بخار ہو گیا ہے۔ مایا کمرے میں آتی مصنوعی پریشانی دیکھ کر بولی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں عالیشہ بامشکل بولی۔

ہاں اتنی جلدی ٹھیک بھی ہو گئی مم میرا مطلب اچھی بات ہے یہ تو مایا یہاں وہاں دیکھ کر بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

معافی چاہتی ہوں بھابھی شابانا اپنی بیٹی کی حرکت پر شرمندہ ہو کر بولیں۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بچی ہے ماویہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔

****

حال۔۔۔۔۔

عالیشہ میں اندر آسکتا ہوں عالیشہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی جب اسد کی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولیں۔

ہاں آجاؤ۔۔۔

ہمم کیا میں یہ جان سکتا ہوں کے تمہارے اور روحان کے بیچ کیا چل رہا ہے۔اسد صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

یہ تم اسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔عالیشہ کراخت سے بولی۔۔۔۔

کیا بتاوں؟؟؟؟

اسد پلیز جاؤ یہاں سے میں اس بارے میں بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو بتاؤ ورنہ جاسکتے ہو۔عالیشہ سفاکی سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اسد بنا کچھ کہے کمرے سے چلا گیا۔۔۔

***

ہیلو زوحہ کیسی ہو مقابل کی آواز فون سے ابھری۔۔

کون میں آپ کو نہیں جانتی۔زوحہ نے ساتھ ہی کال کاٹ دی۔

کل شوپنگ مول کے سامنے جو کیفے ٹیریا ہے وہاں آجانا۔۔۔۔

گھیٹا زوحہ مقابل کا میسج دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

کیا ہوا۔۔؟:

کس پر غصہ ہو رہی ہو۔؟زوبیہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

نہیں کوئی نہیں۔۔۔

میں عالیشہ کی طرف جا رہی ہوں۔ چلو گی زوبیہ فون دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں چلو زوحہ نے ہامی بھری۔۔۔

کچھ دیر بعد دونوں عالیشہ کے گھر میں تھیں۔

شکر ہے زوبیہ تم آگئی چلو آؤ میرے ساتھ عالیشہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔ہاں زوحہ میں آئی تم یہاں بیٹھو۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ تم زوحہ بولی۔

ہاں بولو اب زوبیہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

عالیشہ نے اسے شروع سے ساری بات بتائی۔

آوو تیری۔۔۔

اتنا سب ہو گیا اور تم مجھے اب بتا رہی ہو زوبیہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے حیرانگی سے بولی۔

زوبیہ مجھے لگتا ہے کچھ مجھ سے چھپایا گیا ہے مجھ تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا تھا عالیشہ آنکھوں میں نمی لئے بولی۔۔

کیا مطلب ؟

زوبیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم کہہ رہی ہو جو تمھیں دکھایا تھا وہ سچ نہیں تھا زوبیہ الجھتی ہوئی بولی۔

یہ تو تایا جان کی حویلی ہی جا کر پتا چلے گا عالیشہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

زوحہ بیٹا کہاں تھی اتنے دنوں سے ماویہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

وہ انٹی شادی تھی زوحہ بولی۔

اوو چھا !

زوبیہ بھی آئی ہے۔۔۔؟جی آنٹی زوحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

چلو تم بیٹھو میں کچن می دیکھ کر آئی ذرا ماویہ بیگم کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

عالیشہ تمھیں امی بلا رہی ہیں ہاشم کمرے میں آتے ہوئے بولا۔۔۔

جی !

بھائی۔۔۔زوبیہ میں آئی۔۔۔ عالیشہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

تم بتا کر نہیں جا سکتی تھی ہاشم اسکی طرف آتے غصے سے بولا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟

تمیں بتا کر جاؤں تم شوہر ہو میرے جو ہر بات بتا کر جاؤں زوبیہ کو جھٹکا لگا۔۔

اچھا !!

تو یہ بات ہے ہاشم نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔۔

****

اسد مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے تم فری ہو عالیشہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں بولو اسد موبائل جیب میں ڈالتے ہوئے بولا۔

اچھا سنو میری بات عالیشہ نے اسے ساری بات بتائی۔

واٹ۔ !

اسد کو جھٹکا لگا۔۔۔

تمہارا مطلب؟ یہ سب مایا نے کیا ہے۔۔اسد حیرانگی سے بولا۔

پتا نہیں مجھے۔کون سچا ہے؟اور کون جھوٹا؟عالیشہ بے بسی سے بولی۔

میں مایا سے پوچھتا ہوں ابھی۔ اتنی گھٹیا حرکت میں جان سے مار دونگا۔ اتنا گھٹیا الزام وہ بھی روحان پے اسد غصے سے کمرے سے باہر جاتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں! اسد اسد رکو عالیشہ اسکا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا چاہتی ہو ہاں عالیشہ مجھے غصہ تو تم پر ہونا چاہیے تم نے یقین کر لیا اسکی بات پر مجھے تو بتانا چاہیے تھا۔۔۔ میں ذرا پوچھتا اس سے اسد عالیشہ کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے بولا۔۔۔

ششش۔۔۔ !آہستہ بولو عالیشہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی۔ کوئی سن نا لے۔۔۔

پاگل ہو اگر روحان نے سن لیا تو عالیشہ اسکا بازو پکڑ کر کمرے میں لاتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے کے سن لے گا اسد آنکھیں گھماتے ہوئے بولا۔

مدد نہیں کرو گے میری عالیشہ منت کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اوکے !

اسد کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

****

What a pleasant surprise....!

بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ہمارے گھر آج تو اسد سیڑھیاں اترتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر بولا

۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔ !

تم یہاں ہو زوحہ زوبیہ کو دل ہی دل میں برا بھلا کہتے ہوئے منہ بسور کر بولی۔

میں نے باہر کہا تھا اور تم تو گھر آگئی اسد چہرے پر گہری مسکراہٹ لیے بولا۔۔

تمہاری خوش فہمی ہے تم سے نہیں ملنے آئی عالیشہ سے ملنے آئی ہوں زوحہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

Hello everyone....!

روحان لاؤنج می آتے ہوئے بولا......

افففف ! کباب میں ہڈی اسد دل ہی دل میں بولا....

ہیلو... چلو تم بیٹھو میں ایک ضروری کال کر کے آیا اسد بولا اور صوفے سے اٹھ کر روحان کی طرف آیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نہیں آسکتا تھا اسد اسکے کان کے پاس آیا اور سرگوشی نما بولتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

روحان کندھے آچکاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

زوحہ کبھی حیرانگی سے دروازے کی طرف دیکھتی جہاں سے اسد باہر گیا تھا پھر روحان کی طرف دیکھتی جو اب اپنے فون میں کچھ دیکھ رہا تھا۔

دور ہٹو مجھ سے اور چھوڑو میرا بازو۔۔۔

جانے سے پہلے چھت پر ملنا مجھ سے ہاشم اسکا بازو چھوڑاتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

آیا بڑا ملتی ہوں اچھی طرح زوبیہ منہ چیڑاتے ہوئے بولی۔

ہاں۔۔ !

ہیلو مجھے الرحیم حویلی میں جتنے بھی کیمراز لگے ہیں ان سب کی ریکارڈنگ چاہیے اور ہاں وہ ریکارڈنگ پانچ سال پہلے کی ہونی چاہئے اسد نے فون پر کسی سے کہا۔۔

لیکن سر اتنی۔۔۔۔

مقابل کو جیسے جھٹکا لگا۔ میں کچھ نہیں جانتا بس مجھے ریکارڈنگ چاہیے مطلب چاہیے وہ بھی اگلے دو دن کے اندر اسد نے کہہ کر فون رکھ دیا۔ بنا اگلے بندے کی بات سنے۔۔۔

زوحہ چلو آؤ گھر چلتے ہیں امی کی کال آئی ہے زوبیہ سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی۔

ہاں چلو۔

ایسے کیسے جا رہی ہو تم دونوں اتنے دنوں بعد آئی ہو کھانا کھائے بغیر تو جانے نہیں دوں گی عالیشہ کچن سے باہر آتے ہوئے بولی۔

نہیں پھر کبھی زوبیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

نہیں امی دیکھیں یہ دونوں جا رہی ہیں عالیشہ ماویہ بیگم کو دیکھ کر بولی۔

ہاں بیٹا رک جاؤ ماویہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔

نہیں آنٹی بس ہم جا رہے ہیں زوبیہ بولی۔۔۔

اچھا !

جاؤ لیکن مجھ سے بات نہ کرنا عالیشہ منہ بسور کر بولی۔ اچھا اچھا اُف کھانا کھائے بغیر نہیں جاؤ نگی زوبیہ ہار مانتے ہوئے بولی۔

چلو یہاں بیٹھو میں بس کھانا لگاتی ہوں عالیشہ مسکراتے ہوئے بولی اور کچن میں چلی گئی۔

زوبیہ گہرا سانس لیتے ہوئے وہیں بیٹھ گئی۔

کیا ہوا؟

زوبیہ تم پریشان لگ رہی ہو زوحہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بامشکل بولی۔

نہیں کچھ نہیں زوبیہ بولی اور فون میں دیکھنے لگی جہاں ہاشم کا میسج تھا۔

کھانا کھانے کے بعد چھت پر آجانا بنا کوئی بہانا بنائے۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

سب لاؤنج میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب ماویہ بیگم بولیں۔ بیٹا تم تو کچھ کھا ہی نہیں رہی ماویہ بیگم زوبیہ کی طرف دیکھ کر بولیں جو پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔۔

نہیں آنٹی کھا رہی ہوں زوبیہ بولی۔

آج کل دھیان کہاں ہے تمہارا عالیشہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

کہیں نہیں بس زوبیہ یہاں وہاں دیکھ کر بولی۔۔

عالیشہ کو محسوس ہوا تھا کے روحان اسے نظر انداز کر رہا ہے اس کی طرف نہیں دیکھ رہا۔۔ لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ سر جھکائے کھانا کھانے لگی۔۔۔

کچھ دیر بعد سب کھانا کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

زوبیہ زوحہ۔۔ عالیشہ کے کمرے میں تھیں جب زوبیہ کا فون بجا۔

کس کا فون ہے؟

عالیشہ مشکوک نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

ایک منٹ میں آئی زرا، زوبیہ کہہ کر کمرے سے باہر آ گئی۔۔

زوبیہ کال کاٹ کر چھت کی طرف بڑھ گئی۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا؟؟؟۔۔۔۔

زوبیہ نے جیسے ہی چھت کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ کر الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔

زمین پر لال گلاب کے پتیوں سے دل بنا ہوا تھا جس کے درمیان میں آئی لو یو لکھا گیا تھا اور ہر پتی پر موم بتی رکھی گی تھی جس سے منظر صاف نظر آ رہا تھا۔۔

Will you marry me....

یکدم زوبیہ کے کانوں سے جانی پہچانی آواز ٹکرائی وہ فٹ سے پلٹی اور دیکھا تو ہاشم گھٹنے کے بل بیٹھے ہاتھ آگے بڑھائے مسکراتی نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا.

Will you marry me. ..

دوبارہ اس کی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی وہ جلدی سے دروازہ کھول کر بھاگی جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔۔۔۔

ہاشم مسکراتا ہوا کھڑا ہوا۔

ارے کیا ہوا اتنی دیر لگادی کوئی جن دیکھ لیا ہے کیا۔عالیشہ زوبیہ کو دیکھ کر بولی جو لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی بھاگ کر آنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا۔

زوبیہ تمہارے بابا آئے ہیں تم دونوں کو لینے اسی پل ماویہ بیگم کمرے میں داخل ہو کر بولیں۔

زوبیہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گئی۔

ارے اسے کیا ہوا زوحہ بولی۔

اللہ جانے عالیشہ نے کندھے آچکائے۔

مجھے نظر انداز کیوں کر رہے ہو ۔عالیشہ جو کب سے ضبط کیے ہوئے بیٹھی تھی آخر کار ضبط توڑ کر روحان کے کمرے میں آکر بولی۔

میں نے کیوں نظر انداز کرنا کسی کو؟

روحان کھڑکی کے پاس کھڑے چاند کو دیکھ کر بولا۔

میری طرف نہیں دیکھو گے۔۔۔۔عالیشہ اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔

کیوں؟

روحان اس کی طرف بنا دیکھے لاپروائی سے بولا۔

روحان کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا عالیشہ نم لہجے میں بولی۔

جیسے روحان چاہا کر بھی نظر انداز نہ کر پایا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھ۔

درد ہو رہا ہے نہ جب کوئی آپ کی محبت کو، خلوص کو، پیروں تلے روند دے۔ تو کیسا لگتا ہے ؟؟؟ روحان مسکرا کر بولا۔۔۔

اور یہ بھی نہیں جھوٹے الزام لگائے آپ پر آپ کی کردار کشی کرے۔ تو کیسا لگتا؟؟؟

چلی جاؤ عالیشہ تم تو نفرت کرتی ہو مجھ سے۔ تو کیوں آئی ہو؟؟؟ میری بات یاد رکھنا تم جیسے محبت کے ساتھ کرو گے وہ بھی تمہارے ساتھ ویسا ہی کرے گی۔ اگر قدر نہ کرو تو اللہ چھین لیتا ہے چاہے محبت ہو یا رزق۔۔۔۔

چلی جاؤ تمہیں زیب نہیں دیتا کے کسی غیر محرم کے کمرے میں آنا وہ بھی اس وقت روحان اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے دوبارہ چاند کی طرف دیکھ کر بولا۔

عالیشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

*****

اب تم گھر آسکتی ہو۔ ہو تو جہاں میں نے کہا تھا وہاں بھی آجانا میں نے ضروری بات کرنی ہے۔۔

دو نمبر جاہل انسان زوحہ اسد کا میسج پڑھ کر دل ہی دل میں اسے علقبات سے نواز رہی تھی۔۔

تم نے جواب نہیں دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد زوبیہ کا فون بجا دیکھا تو ہاشم کا میسج تھا۔۔۔

کس بات کا۔۔؟

زوبیہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

افففف۔۔۔وہی جو میں نے پوچھا تھا زوبیہ ڈرامے نہ کرو سیدھی طرح بتاؤ ہاں یا نہ۔۔ہاشم کا میسج پڑھ کر زوبیہ کی ہنسی نکل آئی غصہ صاف واضح ہو رہا تھا۔

کیا بتاؤ زوبیہ نے دوبارہ پوچھا۔۔

افففففف۔۔۔

کچھ ہی سیکنڈز گزرے تھے کے زوبیہ کا فون بجنے لگا۔زوبیہ نے ایک ہی رنگ میں اٹھالیا۔

کیا مسئلہ ہے؟ کیوں تنگ کر رہے ہو؟ بار بار میسج کر کے زوبیہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

تنگ اور وہ بھی میں تم نے کیا ہے مجھے تنگ بتا ہی نہیں رہی سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔ہاشم منہ بسورے بولا۔

اچھا میں تمہاری اس خاموشی کو ہاں سمجھو ہاشم شرارت سے بولا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔

اچھا پھر نہ ہی سمجھوں۔ہاشم اداس لہجے میں بولا۔

یار میں نے منع تو نہیں کیا زوبیہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی۔اور فوراً کال کاٹ دی۔

کچھ دیر بعد فون وائبرٹ ہوا۔

شکریہ مل گیا مجھے جواب میرا۔۔۔

ہاشم کا میسج تھا۔

*****

ایسے ہی دو دن گزر گئے اور وہ دن آ گیا جس کا عالیشہ اور اسد کو انتظار تھا۔۔۔

اسد کہاں ہو یار عالیشہ جو کمرے میں یہاں وہاں ٹہل رہی تھی اور اسد کو مسلسل کال کر رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

سب کاپی کر لیا تھا نہ اسد بولا۔

جی سر اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی صائم اس کی طرف یو ایس بی بڑھاتے ہوئے بولا۔

گڈ اسد بولا۔ اسد یو ایس بی پکڑ کر لیپ ٹاپ میں لگانے لگا۔ اور جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ اڑ رہا تھا۔

جس کا ڈر تھا وہی ہوا لیکن یہ دوسرا بندہ کون ہے چہرا واضح طور پر نظر نہیں آ رہا تھا اسد لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے بولا۔

عالیشہ۔۔۔

یکدم اسے عالیشہ کا خیال آیا فون دیکھا تو عالیشہ کی اتنے مس کالز آئی ہوئی تھیں۔

عالیشہ جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا میں آ کر سب دکھاتا ہوں اسد نے عالیشہ کے نمبر پر میسج چھوڑا اور اگنیشن میں چابی گھمائی اور جلدی سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

عالیشہ۔ عالیشہ۔۔ اسد گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

کیا ہوا اسد؟ پریشان لگ رہے ہو روحان جو لاؤنج میں بیٹھا تھا اسد کی آواز پر اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔

کچھ نہیں اسد کہتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

پتا نہیں کیا ہوا روحان نے دل ہی دل میں سوچا۔

ہاں ہاں عالیشہ فوری اس کی طرف آتے ہوئے بولی۔

یہ ویڈیو دیکھو اور بتاو یہ دوسرا بندہ کون ہے اسد اس کی طرف فون بڑھاتے ہوئے بولا۔

د د د دیکھاؤ عالیشہ نے کانپتے ہاتھوں سے فون پکڑا۔ عالیشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اور کچھ ہی دیر میں آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ چکی تھیں۔۔

رافے عالیشہ زیر لب بڑبڑائی۔۔

کون رافے اسد اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

رافے میرے تایا جان کا بیٹا جو میرے ساتھ کالج میں پڑھتا تھا اور شاید مجھے پسند بھی کرتا ہے عالیشہ نم لہجے میں بولی۔۔

What....

اسد کو جھٹکا لگا۔۔

ہاں بہت بار اس نے مجھے کہا تھا لیکن میں ہمیشہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی آئی۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے وہ اتنی گھٹیا حرکت کرے گا اور روحان اسکو میں غلط سمجھتی آئی اس کے پیار کو ٹھکراتی آئی۔

عالیشہ سر ہاتھوں میں گرائے بولی۔

عالیشہ حوصلہ کرو رونے سے کچھ نہیں ہو گیا چلو آؤ مایا سے ملنے چلتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا ملا اسے یہ سب کر کے اتنی گھٹیا حرکت۔۔۔ اسد اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔

روحان کہاں ہے؟ عالیشہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

نیچے ہے۔ اسد عالیشہ کی طرف افسوس سے دیکھ کر بولا۔

****

Hello ...

مایا کیسی ہو تم میں اتنے دنوں سے آیا ہوں اور تم ایک بار بھی نہیں ملی مجھے روحان منہ بسور کر بولا۔

کیا واقعی تم ملنا چاہتے ہو مجھ سے مایا چہکتے ہوئے بولی۔

مایا کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔

*****

کیا ہوا اتنا خوش کیوں ہو رہی ہو روحان نے شادی کے لیے پوچھا تم سے رافے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر بولا۔

نہیں لیکن وہ بھی کرے گا ایسا کرو تم بھی ساتھ آجاؤ مزہ آئے یار ۔

نہیں میں نہیں آرہا پتا نہیں کیا سوچے۔۔۔

کچھ نہیں سوچے گا تم کزن ہو میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔

****

کچھ دیر بعد روحان مایا کے گھر کے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

مایا چہکتے ہوئے باہر نکلی اور گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئ۔ اور رافے پچھلی سیٹ پر۔۔۔

چلیں۔ روحان مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

ہاں جی مایا فٹ سے بولی اور روحان نے گاڑی زن سے آگے بڑھا دی۔

اب تمہاری بربادی شروع اور میری زندگی شروع۔ مایا نے عالیشہ کے نمبر پر میسج چھوڑا اور فون اوف کر دیا۔

اسد۔ عالیشہ نے مایا کا میسج دیکھا تو آنکھیں پھیلنے لگیں۔

اسد۔۔۔ عالیشہ کمرے میں آتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا اسد پریشانی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

مممم مایا روحان مایا کے ساتھ ہے وہ اسے نقصان پہنچا دے گی۔ عالیشہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب۔۔؟

بس چلو میں کہہ رہی ہوں عالیشہ اس کا بازو کھینچتے ہوئے بولی۔

ہاں ہاں چلو۔

*****

روحان نے یکدم ایک فلیٹ کے سامنے گاڑی روکی۔

مایا تمہارے لیے سرپرائز ہے جلدی نیچے اترو۔ روحان اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا۔۔۔

مایا کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔

مایا مجھے اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے میں آؤں تمہارے ساتھ رافے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔

جہاں پسٹل تھی۔

نہیں نہیں تم پریشان نہ ہو۔ چلو آ جاؤ تم بھی مایا کہہ کر فوراً گاڑی سے نکلی پیچھے سے رافے بھی نکلا۔۔

چلو آؤ میرے ساتھ روحان اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔۔

مایا نے مسکراتے ہوئے ہاتھ تھام لیا۔۔۔

یہ تو روحان کا فلیٹ ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟ اسد ڈرایو کرتے ہوئے ٹریکر کی طرف دیکھ کر بولا۔ جہاں صرف ایک ڈوٹ شو ہو رہا تھا۔ جس کا مطلب مطلوبہ جگہ پر جا کر گاڑی رک گئی ہے۔۔۔

اسد پہلے بھی یہاں آیا ہوا تھا اس لیے وہ سمجھ گیا تھا۔

اسد اور کتنا دور ہے۔

بس تھوڑا اور۔

اسد میرا دل گھبرا رہا ہے۔

جیسے کچھ بہت ہی برا ہونے والا ہو۔عالیشہ پریشانی سے اسد کی طرف دیکھ کر بولی۔

نہیں کچھ نہیں ہو گا اسد بولا۔۔۔

مایامیں گاڑی میں تم لوگوں کا انتظار کر رہاہوں میں نہیں آرہاتم جاؤرافے دوبارہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مایابولی۔

رکو آنکھیں بند کرو پہلے روحان دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

ویل او کے مایانے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

چلو روحان اس کی بازو پکڑ کر اندر لے کر آیا۔آنکھیں نہ کھولنا۔روحان اسے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

روحان مایابولی۔۔۔

شش آنکھیں بند جب بولوں گا تب کھولنا۔۔

ہاں تو مایا کیا پہلے چاہیے روحان گن لاڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کک کیا مطلب مایا کو دال میں کچھ کالا لگا تو فوراً آنکھیں کھولیں۔دیکھا تو روحان اس کے ٹھیک سامنے اس کی طرف گن کی نوڈ کیے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔۔

ی ی ی یہ کیا کر رہے ہو تم ؟؟؟؟مایا کو صاف اپنی موت نظر آرہی تھی۔

تمہیں بہت شوق ہے نہ گیم کھیلنے کا سوچا تمہارے ساتھ ایک گیم میں بھی کھیل کر دیکھ لوں زرا روحان ٹریگر پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

ی ی ی کیا کہہ رہے ہو ؟؟؟؟

مایاخوف سے کانپنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے اب ؟؟؟ یہ ڈر تب کہاں تھا؟؟؟؟؟ جب دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی.

روحان صوفے سے اٹھ کر بولا۔۔۔

روحان پاگل نہ بنو چل جائے گی۔مایا پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پاگل میں نہیں پاگل تم ہو گئی تھی۔جو نفرت میں سہی غلط نہ دیکھ سکی روحان ٹریگر پر مزید دباؤ ڈالتے ہوئے

بولا۔۔۔

تت تم سب جان گئے ہو مایا خوف سے کانپتے ہوئے بولی کیونکہ وہ روحان کو جانتی تھی اچھی طرح سے۔۔۔

تم دونوں کی موت آج میرے ہاتھوں ہو گی۔روحان نے بولا اور فیر چلا دی۔

پاگل ہو گیا ہے اسد اس کا ہاتھ دیوار کی طرف کرتے ہوئے بولا۔۔۔برے کے ساتھ برا نہیں بن جاتے۔پھر تم میں اور اس میں کیا فرق رہ گیا۔مایا جو آنکھیں بند کر کے اسد کی آواز پر آنکھیں کھولیں۔تو روحان اسے خونی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

روحان چلو یہاں سے عالیشہ اس کی بازو پکڑتے ہوئے بولی۔روحان نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

کیا ہوا رافے بوکھلاتا ہوا فائیر چلنے کی آواز پر کمرے میں آیا۔مایا جو اس کے پاس کھڑی تھی یکدم اس کی طرف لپکی اور جیب سے گن نکال لی۔یہ سب اتنی جلدی ہوا کسی کو سنبھالنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔

مایا یہ گن دو مجھے چل جائے گی۔رافے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔

میں گولی چلا دوں گی۔مایا عالیشہ کی طرف گن کا نوڈ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

رافے کے بڑھتے قدم وہیں ساکت ہو گئے۔

مایا رک جاؤ اگر تم نے کچھ کیا تو میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچو گی۔

نہیں چاہیے تم مجھے زندہ دفنا دو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔مایا ٹریگر پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھا۔۔

عالیشہ۔۔۔دوبارہ فضا میں گولی کی آواز گونجی۔۔

ررروحان۔۔۔۔عالیشہ روحان کی طرف آتے ہوئے بولی۔جواب زمین پر بے ہوش تھا

روحان۔۔اسد اور رافے بھی اس کی طرف بڑھے۔۔رافے فوراً ایمبولینس کو کال کرو۔اسد اس کو ہلاتے ہوئے بولا۔

روحان۔۔آنکھیں کھولو۔روحان عالیشہ کال تپتپاتے بولی

مایا ساکت قدموں سے کبھی روحان کی طرف دیکھتی تو کبھی اپنے ہاتھوں کی طرف

یہ کیا ہو گیا مجھ سے ۔

کچھ ہی دیر میں پولیس وہاں پہنچ چکی تھی

آپ دونوں کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔

انسپیکٹر مایا اور رافے کی طرف دیکھ کر بولا۔

میں آپ کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں۔لیکن ایک منٹ مجھے روحان کو دیکھنا ہے۔۔مایا بولی۔۔۔

****

روحان روحان عالیشہ ہاتھ پکڑے بولی۔

اومائے گوڈ۔

کیسے لگی ان کو گولی؟؟؟؟

ڈاکٹر روحان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔

ڈاکٹر پلیز روحان کو بچالیں۔

اوکے اوکے آپ پریشان نہ ہوں دعا کریں۔ نرس ان کو آپریشن تھیٹر میں لے کر چلو۔ جلدی ڈاکٹر ساجد بولے۔ اسد آپریشن عالیشہ روتے ہوئے بولی۔ کچھ نہیں ہوگا روحان کو۔۔۔ اسد بے بسی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔

کیا لینے آئی ہو تم؟؟؟؟

چلی جاؤ عالیشہ سامنے سے آتی مایا کی طرف نفرت سے دیکھ کر بولی۔

کچھ دیر بعد۔

سب لوگ ہسپتال آچکے تھے اور روحان کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔۔۔ دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ کچھ دیر بعد آپریشن تھیٹر کی سرخ لائٹ بجھی اور ایک ڈاکٹر باہر آیا۔ روحان ٹھیک ہے عالیشہ اس کی طرف آتے ہوئے بولی۔

ڈاکٹر بولیں روحان ٹھیک ہے عالیشہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔ sorry he is no more....

ہم نے گولی تو نکال دی تھی لیکن وہ سروائیو نہیں کر سکے۔ اللہ آپ سب کو صبر دے ڈاکٹر کہتا وہاں سے چلا گیا۔

اسد یہ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔ عالیشہ اپنا حواس کھو چکی تھی۔

چلیے میڈم آپ کی خاطر مدارت کا وقت آچکا ہے ایک فی میل کانسٹیبل اس کا بازو کھینچتے ہوئے بولی۔

مایا صدمے میں چلی گئی تھی۔

****

یہ رات سب پر بہت بھاری تھی روحان جاتے جاتے سب کی آنکھوں میں آنسو دے گیا تھا۔۔۔۔ اور پھر کچھ ہی دنوں بعد بی جان بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں تھیں۔۔۔

ماتم میں ایسے ہی ایک ہفتہ گزر چکا تھا دو ہفتے سب لوگ آہستہ آہستہ اپنی روٹین میں واپس آنے لگے تھے۔۔ اور جانے والے کو کون روک سکتا تھا۔۔۔

عالیشہ اب زیادہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی۔ وہ خاموش ہو چکی تھی۔۔

***

دو سال بعد۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا روحان مر گیا اوئے تجھے پتا ہے میر اروحان مر گیا میں نے مار دیا ہاہاہاہا یا تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جیسوں کی طرف دیکھ کر پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولی۔ مایا اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی تھی اور وہ دو سال سے پاگل خانے میں تھی۔ کوئی اس سے ملنے نہیں آتا تھا سوائے اس کی امی کے وہ ہر ہفتے اس سے ملنے آتی تھیں۔۔۔ اور رافے کو جیل ہو گئی تھی۔
پانچ سال کے لیے قید۔ اس نے بنا لائسنس کے گن رکھی تھی اپنے پاس اور دو لاکھ جرمانہ۔

***

زوبیہ۔۔ کہاں ہو یہ دیکھو رانیہ چپ نہیں کر رہی ہاشم اور زوبیہ کو اللہ نے بیٹی عطا کی تھی۔۔
ہاں آ رہی ہوں۔۔ زوبیہ کمرے میں آتے ہوئے منہ بنا کر اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔ یار مجھے بہت فکر ہوتی ہے عالیشہ کی امی نے اس سے شادی کی بات کی تھی لیکن اس نے صاف منع کر دیا۔۔ ہاشم پریشانی سے زوبیہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔
ہمم اللہ بہتر کرے گا۔۔ زوبیہ رانیہ کی طرف دیکھ کر بولی۔ جو اب کھیل رہی تھی۔۔

****

تمھیں پتا ہے زوحہ۔۔۔
آج کیا ہے ؟؟؟ اسد جو اپنے دو سالہ بچے کی طرف دیکھ کر بولا....

جو پر سکون نیند سو رہا تھا۔ اسد اور زوحہ کا بھی ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔ہاں آج صائم کی برتھ ڈے ہے۔ زوحہ صائم کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھ کر بولی۔ ہاں لیکن کیسی اور کا بھی ہے اسد لمبا سانس لے کر بولا۔

کس کا زوحہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

روحان کی آٹھ مارچ روحان کی بھی سالگرہ ہے آج۔ اسد نم لہجے میں بولا۔

****

اگر ناقدری کرو گے تو اللہ چھین لے گا چاہے محبت ہو یا رزق۔۔۔عالیشہ کھڑکی میں کھڑے چاند کو گھور رہی تھی۔

جب اسے دو سال پہلے روحان کی کہی ہوئی بات یاد آئی تو اس کے آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے۔۔

میں نے زندگی سے ایک چیز تو سکھ لی کہ اگر قدر نہ کرو تو اللہ چھین لیتا ہے عالیشہ نے دل ہی دل میں کہا اور آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔

"" آک جنون بے معنی اک یقین لاحاصل

کیا ملا ہمیں اس کی آرزو کر کے ""

****

ختم شد